چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل با محاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن

علیٰ

کنز العرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ

28

آیات: 22 | رکوع: 03

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِیَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آیتِ ظہار کا شانِ نزول

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا

قَدْ	سَمِعَ	اللّٰهُ	قَوْلَ	الَّتِیْ	تُجَادِلُكَ[1]	فِیْ زَوْجِهَا
بیشک	سن لی	اللّٰہ (نے)	بات	(اس کی) جو	بحث کر رہی ہے تم سے	اپنے شوہر کے بارے میں

بیشک اللّٰہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کر رہی ہے

وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

وَ	تَشْتَكِیْۤ	اِلَى اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	یَسْمَعُ	تَحَاوُرَكُمَا	اِنَّ	اللّٰهَ
اور	شکایت کرتی ہے	اللّٰہ سے	اور	اللّٰہ	سن رہا ہے	تم دونوں کی گفتگو	بیشک	اللّٰہ

اور اللّٰہ کی بارگاہ میں شکایت کرتی ہے اور اللّٰہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے، بیشک اللّٰہ

ظہار کی حقیقت

سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ۝۱ اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ

سَمِیْعٌۢ	بَصِیْرٌ ۝۱	اَلَّذِیْنَ	یُظٰهِرُوْنَ[2]	مِنْكُمْ	مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ
خوب سننے والا	خوب دیکھنے والا (ہے)	وہ لوگ جو	ظہار کرتے ہیں	تم میں سے	اپنی بیویوں سے

خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے ○ تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں

1 ...... یہ بحث کرنے والی خاتون حضرت خولہ بنت ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تھیں، اُن کے شوہر حضرت اوس بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کسی بات پر انہیں کہہ دیا تھا کہ ”تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے“ یہ ظہار کے الفاظ تھے، اس زمانے میں انہیں طلاق شمار کیا جاتا تھا اور ابھی تک ظہار سے متعلق کوئی نیا شرعی حکم نہیں آیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو شوہر سے کسی طرح جدائی گوارا نہ تھی اس لیے بارگاہِ رسالت میں اپنی مجبوریاں بیان کر کے اس مسئلہ سے متعلق بار بار عرض کی اور جب خواہش کے مطابق حکم نہ ملا تو بارگاہِ الٰہی میں اپنی بے کسی کی فریاد کی، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ 2 ...... ظہار کا معنی یہ ہے کہ اپنی بیوی یا اُس کے کسی

مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ

مَّا	هُنَّ	اُمَّهٰتِهِمْ	اِنْ	اُمَّهٰتُهُمْ	اِلَّا الّٰٓـِٔیْ	وَلَدْنَهُمْ	وَ
نہیں (ہیں)	وہ (بیویاں)	ان کی مائیں	نہیں	ان کی مائیں	مگر وہ جنہوں نے	جنم دیا انہیں	اور

وہ ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا اور

اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ

اِنَّهُمْ	لَیَقُوْلُوْنَ	مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَفُوٌّ
بیشک وہ	ضرور کہتے ہیں	بری اور بالکل جھوٹی بات	اور	بیشک	اللہ	ضرور بہت معاف کرنے والا

بیشک وہ ضرور ناپسندیدہ اور بالکل جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور بہت معاف کرنے والا،

غَفُوْرٌ ۝۲ وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ

غَفُوْرٌ ۝۲	وَ	الَّذِیْنَ	یُظٰهِرُوْنَ	مِنْ نِّسَآىٕهِمْ	ثُمَّ	یَعُوْدُوْنَ
بہت بخشنے والا (ہے)	اور	وہ لوگ جو	ظہار کرلیں	اپنی بیویوں سے	پھر	وہ رجوع کرنا چاہیں

بہت بخشنے والا ہے ۝ اور وہ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہیں پھر اپنی کہی ہوئی بات کا تدارک (تلافی)

لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ

لِمَا	قَالُوْا	فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ[1]	مِّنْ قَبْلِ	اَنْ	یَّتَمَآسَّا
(اس) سے جو	انہوں نے کہا	تو ایک غلام آزاد کرنا (ہے)	(اس سے) پہلے	کہ	وہ ایک دوسرے کو چھوئیں

کرنا چاہیں تو (اس کا کفارہ) میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے

ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ذٰلِكُمْ	تُوْعَظُوْنَ	بِهٖ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
یہ	تمہیں نصیحت کی جاتی ہے	اس کی	اور	اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو

یہ وہ ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جزوِ شائع یا ایسے جز کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو، ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو، یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو، مثلاً تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے۔ 1 ...... اس آیت سے ظہار کا شرعی حکم بیان کیا جا رہا ہے کہ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں، پھر اس ظہار کی حرمت کو ختم کرنا چاہیں تو ان پر کفارہ ادا کرنا لازم ہے۔ اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو ظہار کا کفارہ غلام آزاد کرنے سے ہی ادا ہو گا؛ نیز ظہار کا کفارہ اس وقت واجب ہے کہ ظہار کرنے والا بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے اور اگر یہ چاہتا ہے کہ صحبت نہ کرے اور بیوی حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں۔

رسول کے مخالفین کا انجام

خَبِيۡرٌ ۝٣ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ شَهۡرَيۡنِ مُتَتَابِعَيۡنِ

خَبِيۡرٌ ۝٣	فَمَنۡ	لَّمۡ يَجِدۡ	فَصِيَامُ شَهۡرَيۡنِ مُتَتَابِعَيۡنِ [1]
خوب خبر دار (ہے)	پھر جو	نہ پائے (غلام)	تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا (ہے)

خوب خبر دار ہے ۝ پھر جو شخص (غلام) نہ پائے تو میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے

مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّتَمَآسَّا ؕ فَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ

مِنۡ قَبۡلِ	اَنۡ	يَّتَمَآسَّا	فَمَنۡ	لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ
(اس سے) پہلے	کہ	وہ ایک دوسرے کو چھوئیں	پھر جو	طاقت نہیں رکھتا (روزوں کی)

پہلے لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا (شوہر پر لازم ہے) پھر جو (روزے کی) طاقت نہ رکھتا ہو

فَاِطۡعَامُ سِتِّيۡنَ مِسۡكِيۡنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ؕ وَ

فَاِطۡعَامُ سِتِّيۡنَ مِسۡكِيۡنًا	ذٰلِكَ	لِتُؤۡمِنُوۡا	بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ	وَ
تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (لازم ہے)	یہ	اس لیے کہ تم ایمان رکھو	اللہ اور اس کے رسول پر	اور

تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (لازم ہے) یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور

تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝٤ اِنَّ الَّذِيۡنَ

تِلۡكَ	حُدُوۡدُ اللّٰهِ	وَ	لِلۡكٰفِرِيۡنَ	عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝٤	اِنَّ	الَّذِيۡنَ
یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	اور	کافروں کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو

یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ۝ بیشک وہ لوگ جو

يُحَآدُّوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ كُبِتُوۡا كَمَا كُبِتَ

يُحَآدُّوۡنَ	اللّٰهَ	وَ	رَسُوۡلَهٗ	كُبِتُوۡا	كَمَا	كُبِتَ
مخالفت کرتے ہیں	اللہ	اور	اس کے رسول (کی)	انہیں ذلیل و رسوا کر دیا جائے گا	جیسے	ذلیل و رسوا کیا گیا

اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ذلیل و رسوا کر دیا جائے گا جیسے ان سے پہلے لوگ

1 ...... یہاں ظہار کے کفارے کی مزید دو صورتیں بیان کی گئی ہیں (1) جسے غلام نہ ملے تو اس پر لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا لازم ہے۔ غلام نہ ملنا خواہ رقم نہ ہونے کی وجہ سے ہو یا یوں ہو کہ غلام ملتا ہی نہیں جیسے فی زمانہ غلاموں کا رواج ہی ختم ہو چکا ہے۔ (2) جو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس پر 60 مسکینوں کو کھانا کھلانا لازم ہے جیسے بہت بوڑھا آدمی ہو جسے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ

الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	قَدْ	اَنْزَلْنَاۤ	اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ	وَ
ان لوگوں کو جو	ان سے پہلے (گزرے)	اور	بیشک	ہم نے اتاریں	روشن آیتیں	اور

ذلیل و رسوا کردیئے گئے اور بیشک ہم نے روشن آیتیں اتاریں اور

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۟ۚ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا

لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٥	يَوْمَ	يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا
کافروں کے لیے	رسوا کردینے والا عذاب (ہے)	(جس) دن	اٹھائے گا اللہ ان سب کو

کافروں کے لیے رسوا کردینے والا عذاب ہے ○ جس دن اللہ ان سب کو (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھائے گا

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَ

فَيُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	عَمِلُوْا	اَحْصٰىهُ[1]	اللّٰهُ	وَ
پھر وہ بتادے گا انہیں	جو	انہوں نے عمل کیے	گن رکھا ہے ان (اعمال) کو	اللہ (نے)	اور

پھر وہ انہیں ان کے اعمال بتائے گا، اللہ نے ان اعمال کو گن رکھا ہے اور

نَسُوْهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۟۠ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

نَسُوْهُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيْدٌ ۝٦	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ
انہوں نے بھلادیا انہیں	اور	اللہ	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللہ

وہ لوگ انہیں بھول گئے ہیں اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ○ (اے بندے!) کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ

ع ۲

علم اور مشاہدۂ الٰہی

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ

يَعْلَمُ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	مَا يَكُوْنُ
جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	نہیں ہوتی

جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ جہاں کہیں

[1]......اس آیت میں بطورِ خاص کفار کے لیے وعید اور تنبیہ ہے اور عمومی طور پر غافل و گناہگار مسلمانوں کے لیے بھی اس میں تنبیہ ہے کہ یہ اگرچہ بے فکری اور بے توجہی کے سبب اپنے گناہ بھول گئے ہیں لیکن یاد رکھیں کہ ان کا ہر ہر عمل اللہ تعالٰی نے شمار کر رکھا ہے اور قیامت کے دن وہ انہیں ان کے اعمال بتادے گا اور جس پر اس نے رحم نہ فرمایا اسے گناہوں کی سزا دے گا۔ لہٰذا ایسے تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ غفلت کی نیند سے بیدار ہوں اور گناہوں سے سچی توبہ کرکے نیک اعمال میں مصروف ہوجائیں۔

مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَ لَا

مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ (1)	اِلَّا	هُوَ	رَابِعُهُمْ	وَ	لَا
تین (شخصوں) کی سرگوشی	مگر	وہ (اللہ)	ان کا چوتھا (ہوتا ہے)	اور	نہیں (ہوتی)

تین شخصوں کی سرگوشی ہو تو ان میں چوتھا اللہ ہی ہے اور

خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَ لَاۤ

خَمْسَةٍ	اِلَّا	هُوَ	سَادِسُهُمْ	وَ	لَاۤ
پانچ (کی سرگوشی)	مگر	وہ (اللہ)	ان کا چھٹا (ہوتا ہے)	اور	(لوگ) نہیں (ہوتے)

پانچ کی سرگوشی ہو تو وہ اللہ ہی ان کا چھٹا ہوتا ہے اور

اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا

اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ	وَ	لَاۤ	اَكْثَرَ	اِلَّا	هُوَ	مَعَهُمْ (2)	اَيْنَ مَا
اس سے کم	اور	نہ	زیادہ	مگر	وہ (اللہ)	ان کے ساتھ (ہوتا ہے)	جہاں کہیں

اس سے کم اور اس سے زیادہ جتنے بھی لوگ ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ جہاں کہیں بھی

كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

كَانُوْا	ثُمَّ	يُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	عَمِلُوْا	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وہ ہوں	پھر	وہ بتادے گا انہیں	جو	انہوں نے عمل کیے	قیامت کے دن

ہوں پھر اللہ انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا،

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ

منافقوں اور یہودیوں کا بُرا کردار اور انہیں وعید

اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ۝	اَلَمْ تَرَ	اِلَى الَّذِیْنَ
بیشک	اللہ	ہر چیز کو	خوب جاننے والا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جنہیں

بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ○ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں

(1)...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا علم رکھتا ہے، لوگ تین ہوں یا پانچ یا اس سے کم زیادہ اور یہ جہاں کہیں بھی ہوں، نیز یہ ایک دوسرے سے جتنا مرضی آہستہ کلام کرلیں، بہر صورت اللہ تعالیٰ اپنے علم اور قدرت کے اعتبار سے ان کے پاس موجود ہوتا، ان کا مشاہدہ فرماتا اور ان کی گفتگو سنتا ہے اور وہ بروزِ قیامت لوگوں کو ان کے تمام اعمال بتادے گا اور ان کے اعمال کے مطابق انہیں جزا بھی دے گا۔

(2)...... یہاں ساتھ ہونے سے مراد علم اور قدرت کے اعتبار سے ساتھ ہونا ہے۔

نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ

نُهُوْا[1]	عَنِ النَّجْوٰى	ثُمَّ	یَعُوْدُوْنَ	لِمَا نُهُوْا عَنْهُ	وَ
منع کیا گیا تھا	پوشیدہ مشوروں سے	پھر	وہ لوٹتے ہیں	(اسی) کی طرف جس سے انہیں منع کیا گیا	اور

پوشیدہ مشوروں سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہ اسی کام کی طرف لوٹتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور

یَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ٘ وَ

یَتَنٰجَوْنَ	بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ	وَ	مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ	وَ
وہ آپس میں مشورے کرتے ہیں	گناہ اور سرکشی کے	اور	رسول کی نافرمانی (کے)	اور

آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں اور

اِذَا جَآءُوْكَ حَیَّوْكَ بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ

اِذَا	جَآءُوْكَ	حَیَّوْكَ[2]	بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ
جب	وہ آتے ہیں تمہارے پاس	(تو) سلام کرتے ہیں تمہیں	(ان الفاظ) کے ساتھ جن سے سلام نہیں کیا تمہیں

جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو اُن الفاظ سے تمہیں سلام کرتے ہیں جن سے اللہ نے تمہیں

اللّٰهُ ۙ وَ یَقُوْلُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ	لَوْ لَا	یُعَذِّبُنَا	اللّٰهُ
اللہ (نے)	اور	وہ کہتے ہیں	اپنے دلوں میں	کیوں نہیں	عذاب دیتا ہمیں	اللہ

سلام نہیں فرمایا اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہماری باتوں کی وجہ سے اللہ ہمیں

بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ یَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ

بِمَا	نَقُوْلُ	حَسْبُهُمْ	جَهَنَّمُ	یَصْلَوْنَهَا	فَبِئْسَ
(اس کی) وجہ سے جو	ہم کہتے ہیں	انہیں کافی ہے	جہنم	وہ داخل ہوں گے اس میں	تو کیا ہی برا

کیوں عذاب نہیں دیتا؟ انہیں جہنم کافی ہے، وہ اس میں داخل ہوں گے تو وہ کیا ہی برا

1...... کچھ یہودی اور منافق آپس میں سرگوشیاں کرتے، پھر مسلمانوں کی طرف دیکھتے اور آنکھوں سے اُن کی طرف اشارے کرتے تھے تاکہ مسلمان یہ سمجھیں کہ اُن کے خلاف کوئی پوشیدہ بات کی جارہی ہے اور اس سے انہیں رنج ہو۔ ان کی یہ حرکتیں زیادہ ہونے پر مسلمانوں نے بارگاہِ رسالت میں شکایت کی، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے منع کرنے کے باوجود وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ 2...... یہودی جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تو ''السلام علیکم'' کہنے کی بجائے ''السام علیکم'' کہتے جس کا معنی ہے تم پر موت آئے۔ یہاں آیت میں ان کی اسی بری عادت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

مشورے سے متعلق مسلمانوں کی تربیت

اَلْمَصِیْرُ ۝۸ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا

اَلْمَصِیْرُ ۝۸	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا[1]	اِذَا	تَنَاجَیْتُمْ	فَلَا تَتَنَاجَوْا
ٹھکانہ (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب	تم آپس میں مشورہ کرو	تو نہ مشورہ کرو

ٹھکانہ ہے ۝ اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورہ کرو تو گناہ اور

بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا

بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ	وَ	مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ	وَ	تَنَاجَوْا
گناہ اور حد سے بڑھنے کا	اور	رسول کی نافرمانی (کا)	اور	آپس میں مشورہ کرو

حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو اور نیکی اور

بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰىؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹

بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِیْۤ	اِلَیْهِ	تُحْشَرُوْنَ ۝۹
نیکی اور پرہیز گاری کا	اور	ڈرو	اللہ (سے)	وہ جو	اس کی طرف	تمہیں اکٹھا کیا جائے گا

پرہیز گاری کا مشورہ کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا ۝

منافقوں کی سرگوشیوں پر مسلمانوں کو تسلی

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اِنَّمَا النَّجْوٰى	مِنَ الشَّیْطٰنِ	لِیَحْزُنَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
(وہ) پوشیدہ مشورہ تو صرف	شیطان کی طرف سے (ہے)	تاکہ وہ غمگین کرے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

وہ پوشیدہ مشورہ تو شیطان ہی کی طرف سے ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو غمگین کرے

وَ لَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْــٴًـا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِؕ وَ

وَ	لَیْسَ	بِضَآرِّهِمْ	شَیْــٴًـا	اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ
اور	وہ نہیں ہے	انہیں نقصان پہنچانے والا	کچھ	مگر	اللہ کے حکم سے	اور

اور وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان والوں کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا اور

[1]......اس آیت میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ جب آپس میں مشورہ کریں تو یہودیوں اور منافقوں کی طرح گناہ، حد سے بڑھنے اور نافرمانی کا مشورہ کرنے سے بچیں بلکہ اللہ تعالٰی سے ڈرتے رہیں۔ ہمیں بھی چاہئے کہ آپس میں اچھے مشورے ہی کریں، اور اپنی خلوت بھی جلوت کی طرح پاکیزہ رکھیں۔

بارگاہِ رسالت کے حاضرین کو دو آداب کی تعلیم

عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (10) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ (10)	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
اللہ ہی پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں	ایمان والے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

مسلمانوں کو تو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اے ایمان والو! جب

قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ

قِيْلَ	لَكُمْ	تَفَسَّحُوْا[1]	فِي الْمَجٰلِسِ	فَافْسَحُوْا	يَفْسَحِ	اللّٰهُ
کہا جائے	تم سے	جگہ کشادہ کردو	مجلسوں میں	تو جگہ کشادہ کردو	جگہ کشادہ فرمائے گا	اللہ

تم سے کہا جائے (کہ) مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کردو، اللہ تمہارے لئے

اہلِ ایمان اور علماء کی فضیلت

لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ

لَكُمْ	وَ	اِذَا	قِيْلَ	انْشُزُوْا	فَانْشُزُوْا	يَرْفَعِ	اللّٰهُ
تمہارے لیے	اور	جب	کہا جائے	کھڑے ہو جاؤ	تو کھڑے ہو جایا کرو	بلند فرماتا ہے	اللہ

جگہ کشادہ فرمائے گا اور جب کہا جائے: کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو، اللہ تم میں سے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْكُمْ	وَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ	دَرَجٰتٍ[2]	وَ
ان لوگوں کے جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	ان کے جنہیں	دیا گیا	علم	درجات	اور

ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جنہیں علم دیا گیا اور

بارگاہِ رسالت میں ... صدقہ ...

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (11) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ (11)	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خوب خبردار (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے ○ اے ایمان والو! جب

1 ...... ایک دن چند بدری صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم بارگاہِ رسالت میں اس وقت پہنچے جب بیٹھنے کی جگہ بھر چکی تھی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے قریب والوں کو اُٹھا کر اُن کیلئے جگہ بنادی، اُٹھنے والوں کو اُٹھنا شاق ہوا تو اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ 2 ...... اللہ تعالٰی نے علمائے دین کے درجات کی بلندی کا وعدہ فرمایا ہے: اس سے ان کی فضیلت ظاہر اور اس میں علمِ دین حاصل کرنے کی ترغیب ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اے لوگو! اس آیت کو سمجھو اور علم حاصل کرنے کی طرف راغب ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ وہ مومن عالم کو اس مومن سے بلند درجات عطا فرمائے گا

نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ

نَاجَيْتُمُ	الرَّسُوْلَ	فَقَدِّمُوْا	بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ
تم تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو	رسول (سے)	تو پہلے کرو	اپنی آہستہ بات سے پہلے

تم رسول سے تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ

صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا

صَدَقَةً (1)	ذٰلِكَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَ	اَطْهَرُ	فَاِنْ	لَّمْ تَجِدُوْا
صدقہ (کو)	یہ	بہت بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اور	زیادہ پاکیزہ (ہے)	پھر اگر	تم نہ پاؤ

صدقہ دے لو، یہ تمہارے لیے بہت بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے، پھر اگر تم (اس پر قدرت) نہ پاؤ

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا

فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾	ءَاَشْفَقْتُمْ (2)	اَنْ	تُقَدِّمُوْا
تو بیشک	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	کیا تم ڈر گئے	(اس بات سے) کہ	پہلے کرو

تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ○ کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی عرض سے پہلے

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ	صَدَقٰتٍ	فَاِذْ	لَمْ تَفْعَلُوْا	وَ
اپنی آہستہ بات سے پہلے	کچھ صدقے	پھر جب	تم نے نہ کیا	اور

کچھ صدقے دو پھر جب تم نے (یہ) نہ کیا اور

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ

تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ	فَاَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ
اللہ نے اپنی رحمت سے رجوع فرمایا تم پر	تو قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور

اللہ نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا تو تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

حکم صدقہ کی منسوخی اور نیک اعمال کی تاکید

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جو عالم نہیں ہے۔(خازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۱، ۴/۲۴۱) 1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مالدار اپنی عرض پیش کرتے رہتے، جس کی بنا پر غریب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا۔ شروع میں اس حکم پر عمل کرنا واجب تھا بعد میں اس کا وجوب منسوخ ہو گیا۔ 2 ...... اس آیت میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی کسی تقصیر کا بیان نہیں بلکہ ان پر اللہ تعالٰی کی طرف سے ہونے والی خاص رحمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالٰی نے غریب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی مشقت کا لحاظ فرمایا اور ان کے صدقے پوری

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ ۚ وَاللّٰهُ خَبِيرٌۢ بِمَا

أَطِيعُوا	اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ	وَ	اللّٰهُ	خَبِيرٌۢ	بِمَا
فرمانبرداری کرتے رہو	اللّٰه اور اس کے رسول (کی)	اور	اللّٰه	خوب خبردار (ہے)	(اس) سے جو

اللّٰه اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو اور اللّٰه تمہارے کاموں کی

تَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾ ع أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا

تَعْمَلُونَ ﴿۱۳﴾	أَلَمْ تَرَ	إِلَى الَّذِينَ	تَوَلَّوْا (1)	قَوْمًا
تم عمل کرتے ہو	کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	دوست بنالیا	(ان) لوگوں (کو)

خوب خبر رکھنے والا ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جنہوں نے ان لوگوں کو دوست بنالیا

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۚ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَ

غَضِبَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	مَا	هُمْ	مِّنْكُمْ	وَ	لَا	مِنْهُمْ	وَ
غضب فرمایا	اللّٰه (نے)	ان پر	نہیں	وہ	تم میں سے	اور	نہ	ان میں سے	اور

جن پر اللّٰه نے غضب فرمایا، وہ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ہی ان میں سے۔ اور وہ

يَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۴﴾ ج أَعَدَّ اللّٰهُ

يَحْلِفُونَ (2)	عَلَى الْكَذِبِ	وَ	هُمْ	يَعْلَمُونَ ﴿۱۴﴾	أَعَدَّ	اللّٰهُ
وہ قسم کھاتے ہیں	جھوٹی بات پر	اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	تیار کر رکھا ہے	اللّٰه (نے)

جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسم کھاتے ہیں ○ اللّٰه نے ان کے لیے

لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾

لَهُمْ	عَذَابًا شَدِيدًا	إِنَّهُمْ	سَاءَ	مَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۵﴾
ان کے لیے	سخت عذاب	بیشک وہ	کیا ہی برا (ہے)	جو	وہ عمل کرتے ہیں

سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ○

منافقوں کی مکاری اور کذب بیانی

منافقوں کو سخت عذاب کی وعید

ع ۲

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) امت پر آسانی فرمادی۔ 1 ...... کچھ منافق یہودیوں سے دوستی کرتے، ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان تک پہنچاتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی جس میں ان کا یہ حال ظاہر کر دیا گیا۔ 2 ...... عبد اللّٰه بن نبتل منافق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہودیوں کے پاس پہنچاتا تھا۔ ایک دن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا "تو اور تیرے ساتھی ہمیں کیوں برا کہتے ہیں؟" وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا، پھر اپنے ساتھیوں کو بھی لے آیا، انہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو برا نہیں کہا۔ اس پر آیتِ کریمہ کا یہ حصہ نازل ہوا۔

قسموں سے متعلق منافقوں کا رویہ اور انہیں وعید

اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ

اِتَّخَذُوْۤا (1)	اَیْمَانَهُمْ	جُنَّةً	فَصَدُّوْا	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	فَلَهُمْ
انہوں نے بنالیا	اپنی قسموں (کو)	ڈھال	تو انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	تو ان کے لیے

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے تو انہوں نے اللہ کی راہ سے روکا تو ان کے لیے

عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ

عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۱۶﴾	لَنْ تُغْنِیَ	عَنْهُمْ	اَمْوَالُهُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُهُمْ
رسوا کر دینے والا عذاب (ہے)	ہرگز کام نہ دیں گے	انہیں	ان کے مال	اور	نہ	ان کی اولاد

رسوا کر دینے والا عذاب ہے ○ ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے سامنے انہیں

مِّنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا ؕ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

مِّنَ اللّٰهِ	شَیْــٴًـا	اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِیْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾
اللہ سے (کے سامنے)	کچھ	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

ہرگز کچھ کام نہ دیں گے، وہ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

جھوٹی قسمیں کھانے میں منافقوں کی دیدہ دلیری

یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا یَحْلِفُوْنَ

یَوْمَ	یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا	فَیَحْلِفُوْنَ (2)	لَهٗ	كَمَا	یَحْلِفُوْنَ
(جس) دن	اٹھائے گا اللہ ان سب کو	تو وہ قسم کھائیں گے	اس کے (حضور)	جیسے	قسم کھارہے ہیں

جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے

لَكُمْ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَیْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ

لَكُمْ	وَ	یَحْسَبُوْنَ	اَنَّهُمْ	عَلٰى شَیْءٍ	اَلَاۤ	اِنَّهُمْ	هُمُ
تمہارے سامنے	اور	وہ گمان کرتے ہیں	کہ وہ	کسی چیز پر (ہیں)	خبردار	بیشک وہ	وہی

کھارہے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں۔ خبردار! بیشک وہی

1 ...... یہاں منافقوں کے دوبرے کام بیان کیے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ انہوں نے اپنی جھوٹی قسموں کو اپنی جان ومال کی حفاظت کیلئے ڈھال بنالیا ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ اپنی حیلہ سازی سے دوسروں کو بھی راہِ خدا میں جہاد اور قبولِ اسلام سے روکتے ہیں۔ 2 ...... یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ منافق جیسے آج تمہارے سامنے دنیا میں جھوٹی قسمیں کھارہے ہیں ایسے ہی یہ قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں بھی اپنے مخلص مومن ہونے اور منافق نہ ہونے کی قسمیں کھائیں گے۔ یہ اپنی جھوٹی قسموں کو کارآمد سمجھتے ہیں کہ ان کی بدولت بچ جائیں گے حالانکہ ایسا ہرگز نہ ہوگا اور بیشک یہی دنیا و آخرت میں جھوٹے ہیں۔

منافقوں پر شیطان کا تسلط اور شیطانی گروہ کا حال

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾	اِسْتَحْوَذَ	عَلَیْهِمُ	الشَّیْطٰنُ	فَاَنْسٰىهُمْ	ذِكْرَ اللّٰهِ
جھوٹے (ہیں)	غالب آگیا	ان پر	شیطان	تو اس نے بھلادی انہیں	اللہ کی یاد

جھوٹے ہیں ○ ان پر شیطان غالب آگیا تو اس نے انہیں اللہ کی یاد بھلادی،

اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

اُولٰٓىٕكَ	حِزْبُ الشَّیْطٰنِ	اَلَاۤ	اِنَّ	حِزْبَ الشَّیْطٰنِ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾
یہ لوگ	شیطان کا گروہ (ہیں)	سن لو	بیشک	شیطان کا گروہ	وہی	خسارہ پانے والے (ہیں)

وہ شیطان کا گروہ ہیں، سن لو! بیشک شیطان کا گروہ ہی خسارہ پانے والا ہے ○

منافقوں کی ذلت کا بیان

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	یُحَآدُّوْنَ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ (1)	اُولٰٓىٕكَ
بیشک	وہ لوگ جو	مخالفت کرتے ہیں	اللہ اور اس کے رسول (کی)	یہ لوگ

بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ

رسولوں کے غلبے سے متعلق قانونِ الٰہی

فِی الْاَذَلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ ؕ

فِی الْاَذَلِّیْنَ ﴿۲۰﴾	كَتَبَ	اللّٰهُ	لَاَغْلِبَنَّ	اَنَا	وَ	رُسُلِیْ (2)
سب سے زیادہ ذلیلوں میں (ہیں)	لکھ چکا	اللہ	(کہ) ضرور غالب آؤں گا	میں	اور	میرے رسول

سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں ○ اللہ لکھ چکا ہے کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول

اللہ اور رسول کے دشمنوں سے دوستی کی ممانعت

اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ

اِنَّ	اللّٰهَ	قَوِیٌّ	عَزِیْزٌ ﴿۲۱﴾	لَا تَجِدُ	قَوْمًا	یُّؤْمِنُوْنَ
بیشک	اللہ	قوت والا	سب پر غالب (ہے)	تم نہ پاؤ گے	(ایسے) لوگ	جو ایمان رکھتے ہیں

بیشک اللہ قوت والا، سب پر غالب ہے ○ تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور

1 ...... زمانۂ رسالت کے کفار و منافقین اپنے گمان میں اللہ تعالٰی کی مخالفت نہیں کرتے تھے بلکہ کافر تو کفر بھی یہ سمجھ کر کرتا تھا کہ اللہ تعالٰی اس سے راضی ہے، البتہ وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت کرتے تھے جسے اللہ تعالٰی نے اپنی مخالفت فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت اللہ تعالٰی کی مخالفت ہے۔ 2 ...... رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے غالب آنے سے دلیل اور حجت کے ساتھ، یا تلوار کے ساتھ غالب آنا مراد ہے۔ دلیل و حجت کے ساتھ تو سبھی رسول غالب تھے البتہ بہت ساروں کو تلوار کے ساتھ بھی غلبہ عطا کیا گیا۔

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	یُوَآدُّوْنَ (1)	مَنْ	حَآدَّ
اللہ اور آخرت کے دن پر	(کہ) وہ دوستی کریں	(اس سے) جس نے	مخالفت کی

آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنہوں نے اللہ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ لَوْ	كَانُوْۤا	اٰبَآءَهُمْ	اَوْ	اَبْنَآءَهُمْ	اَوْ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	اگرچہ	وہ ہوں	ان کے باپ	یا	ان کے بیٹے	یا

اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا

اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىِٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ

اِخْوَانَهُمْ	اَوْ	عَشِیْرَتَهُمْ	اُولٰٓىِٕكَ	كَتَبَ	فِیْ قُلُوْبِهِمُ
ان کے بھائی	یا	ان کے خاندان والے	یہ لوگ	(اللہ نے) نقش فرمادیا ہے	ان کے دلوں میں

ان کے خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان

الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ

الْاِیْمَانَ	وَ	اَیَّدَهُمْ	بِرُوْحٍ مِّنْهُ (2)	وَ	یُدْخِلُهُمْ
ایمان	اور	مدد کی ان کی	اپنی طرف کی خاص روح سے	اور	وہ داخل کرے گا انہیں

نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور وہ انہیں اُن باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ

جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	رَضِیَ
باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	راضی ہوا

داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے

عاشقانِ رسول کے لیے بشارتیں

(1)......اس آیت میں مخلص ایمان والوں کا ایک وصف یہ بیان ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے دوستی نہیں کرتے اگرچہ وہ ان کے کیسے ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں۔ تاریخ شاہد ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے اپنے عمل سے یہ ثابت کرکے دکھایا کہ انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقابلے میں رشتے داری کا کوئی لحاظ نہیں۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو دنیوی مفادات کی خاطر صلحِ کلیت کے قائل ہوتے اور دشمنانِ خدا اور سول کے ساتھ دوستیاں نبھاتے ہیں۔ (2)......یہاں روح سے مراد قرآن کا نور یا دل کا نور اور جذبۂ ایمانی ہے جس سے بندہ مشکل سے مشکل

اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ

اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ	رَضُوْا	عَنْهُ	اُولٰٓىٕكَ	حِزْبُ اللّٰهِ
اللہ	ان سے	اور	وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ لوگ	اللہ کا گروہ (ہیں)

راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ اللہ کی جماعت ہے،

اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

اَلَاۤ	اِنَّ	حِزْبَ اللّٰهِ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾
سن لو	بیشک	اللہ کا گروہ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

سن لو! اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے ○

ع ۳

آیات: 24 | رکوع: 03

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ

سَبَّحَ (۱)	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	هُوَ
پاکی بیان کی	اللہ کی	(ہر اس چیز نے) جو	آسمانوں میں	اور	جو	زمین میں (ہے)	اور	وہی

اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور وہی

کائنات کی ہر چیز تسبیح کرتی ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اعمالِ صالحہ کے ذریعے قربِ خداوندی کے مدارج طے کرتا ہے۔ یہ دونوں نورِ حیات کا ذریعہ ہیں اس لئے انہیں روح فرمایا گیا۔

1 ...... ہر چیز زبانِ قال یا حال سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے جسے ہم نہیں سمجھتے، مگر ان کی تسبیح کی تاثیر جداگانہ ہے جیسے سبزے کی تسبیح سے عذابِ قبر دور ہوتا ہے۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: دو کلمے زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمٰن کو محبوب ہیں "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔" (بخاری، ۴/ ۲۹۷، الحدیث: ۲۶۸۲)

بنو نضیر کے یہودیوں کی جلاوطنی

وقف النبی علیہ السلام

الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝۱ هُوَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

الۡعَزِیۡزُ	الۡحَکِیۡمُ ۝۱	هُوَ	الَّذِیۡۤ	اَخۡرَجَ	الَّذِیۡنَ	کَفَرُوۡا (1)
بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	وہی (ہے)	جس نے	نکالا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ۝ وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو

مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ مِنۡ دِیَارِهِمۡ لِاَوَّلِ الۡحَشۡرِ ؕؔ مَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا

مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ	مِنۡ دِیَارِهِمۡ	لِاَوَّلِ الۡحَشۡرِ (2)	مَا ظَنَنۡتُمۡ	اَنۡ	یَّخۡرُجُوۡا
اہل کتاب میں سے	ان کے گھروں سے	پہلے حشر کے وقت	تمہیں گمان نہ تھا	کہ	وہ نکلیں گے

ان کے گھروں سے ان کے پہلے حشر کے وقت نکالا۔ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے

وَ ظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ مَّانِعَتُهُمۡ حُصُوۡنُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ

وَ	ظَنُّوۡۤا	اَنَّهُمۡ	مَّانِعَتُهُمۡ	حُصُوۡنُهُمۡ	مِّنَ اللّٰهِ
اور	انہوں نے گمان کرلیا	کہ وہ	انہیں بچانے والے (ہیں)	ان کے قلعے	اللہ سے

اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ سے بچالیں گے

فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنۡ حَیۡثُ لَمۡ یَحۡتَسِبُوۡا ٭ وَ قَذَفَ

فَاَتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنۡ حَیۡثُ	لَمۡ یَحۡتَسِبُوۡا	وَ	قَذَفَ
تو آیا ان کے پاس	اللہ (کا حکم)	جہاں سے	انہیں گمان نہ تھا	اور	اس نے ڈال دیا

تو اللہ کا حکم ان کے پاس وہاں سے آیا جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا اور اس نے ان کے دلوں میں

فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ یُخۡرِبُوۡنَ بُیُوۡتَهُمۡ بِاَیۡدِیۡهِمۡ وَ

فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ	الرُّعۡبَ	یُخۡرِبُوۡنَ	بُیُوۡتَهُمۡ	بِاَیۡدِیۡهِمۡ	وَ
ان کے دلوں میں	رُعب	وہ ویران کرتے ہیں	اپنے گھروں (کو)	اپنے ہاتھوں سے	اور

رُعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور

(1)...... یہاں بیان کئے گئے واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ بنو نضیر کے یہودیوں کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معاہدہ تھا کہ نہ وہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں گے اور نہ آپ سے جنگ کریں گے۔ جنگِ احد میں مسلمانوں کے نقصانات دیکھ کر انہوں نے وہ معاہدہ توڑ دیا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف کفارِ مکہ سے معاہدہ کرلیا۔ اس کا علم ہوا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے لشکر کے ساتھ بنو نَضِیر کا محاصرہ کرلیا، آخر کار انہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے جلاوطن ہونا پڑا اور وہ شام، اریحا اور خیبر کی طرف چلے گئے۔ (2)...... بنو نضیر کی جلاوطنی ان کا پہلا حشر ہے۔

اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۝۲ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ

اَنْ	لَوْ لَاۤ	وَ	یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۝۲	فَاعْتَبِرُوْا	اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ
کہ	اگر نہ ہوتا	اور	اے آنکھوں والو	تو عبرت حاصل کرو	ایمان والوں کے ہاتھوں سے

مسلمانوں کے ہاتھوں سے ویران کرتے ہیں تو اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو ○ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ

كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا ؕ وَ

وَ	فِی الدُّنْیَا	لَعَذَّبَهُمْ	الْجَلَآءَ	عَلَیْهِمُ	اللّٰهُ	كَتَبَ
اور	دنیا میں	(تو) ضرور عذاب دے دیتا انہیں	جلاوطن ہونا	ان پر	اللہ (نے)	لکھ دیا تھا

اللہ نے ان پر گھروں سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو ضرور وہ دنیا ہی میں انہیں عذاب دے دیتا اور

لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝۳ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

بِاَنَّهُمْ	ذٰلِكَ	عَذَابُ النَّارِ ۝۳	فِی الْاٰخِرَةِ	لَهُمْ
(اس کے) سبب کہ وہ	یہ	آگ کا عذاب (ہے)	آخرت میں	ان کے لیے

ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے ○ یہ (سزا) اس لیے ہے کہ

شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	یُّشَآقِّ	مَنْ	وَ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	شَآقُّوا
تو بیشک	اللہ (کی)	مخالفت کرے	جو	اور	اللہ اور اس کے رسول (کی)	انہوں نے مخالفت کی

انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ کی مخالفت کرے تو بیشک

اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۴ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا

تَرَكْتُمُوْهَا	اَوْ	مِّنْ لِّیْنَةٍ	قَطَعْتُمْ [1]	مَا	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۴	اللّٰهَ
تم نے چھوڑ دیا اسے	یا	کھجور کا درخت	تم نے کاٹا	جو	سخت سزا دینے والا (ہے)	اللہ

اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○ (اے مسلمانو!) تم نے جو درخت کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم

بنو نضیر پر غضب کا سبب

بنو نضیر کے درخت کاٹنا اور چھوڑ دینا اذنِ الٰہی سے تھا

[1] ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بنو نضیر کے درخت کاٹ ڈالنے اور انہیں جلا دینے کا حکم فرمایا۔ اس پر یہودیوں نے اعتراض کرتے ہوئے اسے فساد فی الارض قرار دیا اور مسلمانوں نے اپنے اجتہاد سے یا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اجازت سے کچھ درخت کاٹ دیئے اور کچھ کو باقی چھوڑ دیا۔ اس موقع پر ان کی تائید میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرما دیا گیا کہ اے مسلمانو! تم نے جو درخت کاٹے اور جو چھوڑ دیئے یہ سب اللہ تعالٰی کی اجازت سے اور اس کی رضا کے موافق تھا اور یہ اجازت دینا فتنہ پرداز یہودیوں کی سزا کیلئے تھا۔

قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِیُخْزِیَ

قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا	فَبِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	لِیُخْزِیَ
اس کی جڑوں پر قائم	تو (یہ سب) اللہ کی اجازت سے (تھا)	اور	تاکہ وہ رسوا کرے

چھوڑ دیئے تو یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لیے تاکہ اللہ نافرمانوں کو

مالِ فے کا حکم

الْفٰسِقِیْنَ ۞ وَ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ

الْفٰسِقِیْنَ ۞	وَ	مَاۤ	اَفَآءَ [1]	اللّٰهُ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	مِنْهُمْ
نافرمانی کرنے والوں (کو)	اور	جو	غنیمت دلائی	اللہ (نے)	اپنے رسول پر (کو)	ان سے

رسوا کرے ۞ اور اللہ نے اپنے رسول کو ان سے جو غنیمت دلائی

فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ

فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ	عَلَیْهِ	مِنْ خَیْلٍ	وَّ	لَا	رِكَابٍ	وَّ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ
تو تم نے نہ دوڑائے	اس پر	گھوڑے	اور	نہ	اونٹ	اور	لیکن	اللہ

تو تم نے اس پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ، ہاں اللہ

یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

یُسَلِّطُ	رُسُلَهٗ	عَلٰى مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
غالب کر دیتا ہے	اپنے رسولوں (کو)	جس پر	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	ہر چیز پر

اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ دیدیتا ہے اور اللہ ہر شے پر

مالِ فے کا مصرف اور اوصافِ صحابہ

قَدِیْرٌ ۞ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى

قَدِیْرٌ ۞	مَاۤ	اَفَآءَ	اللّٰهُ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى [2]
خوب قادر (ہے)	جو	غنیمت دلائی	اللہ (نے)	اپنے رسول پر (کو)	شہر والوں سے

خوب قادر ہے ۞ اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے جو غنیمت دلائی

1 ...... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ بنو نضیر سے جو مالِ غنیمت حاصل ہوا اُس کیلئے مسلمانوں کو جنگ نہیں کرنا پڑی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو اُن پر غلبہ و تسلّط عطا فرما دیا تو یہ مال حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی مرضی پر موقوف ہے، وہ جہاں چاہیں خرچ کریں۔

2 ...... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں بنو نضیر سے حاصل ہونے والے مالِ غنیمت کے حکم کی تفصیل کا بیان ہے اور بعض کے نزدیک یہاں اس شہر کے اموالِ غنیمت کے حکم کا بیان ہے جسے مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں اور یہاں ان اموال کے پانچویں حصے کا مصرف بیان کیا گیا ہے۔

فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ

فَلِلّٰهِ	وَ	لِلرَّسُوْلِ	وَ	لِذِی الْقُرْبٰى	وَ	الْیَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِیْنِ	وَ
تو (وہ) اللہ کیلئے	اور	رسول کیلئے	اور	رشتہ داروں کیلئے	اور	یتیموں	اور	مسکینوں	اور

تو وہ اللہ اور رسول کے لیے ہے اور رشتہ داروں کے لیے اور یتیموں اور مسکینوں اور

اطاعتِ رسول کی فرضیت

ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَ

ابْنِ السَّبِیْلِ	كَیْ	لَا یَكُوْنَ	دُوْلَةً (1)	بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ	مِنْكُمْ	وَ
مسافر (کیلئے ہے)	تاکہ	(وہ دولت) نہ ہو	گردش کرنے والی	مالداروں کے درمیان	تم میں سے	اور

مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان (ہی) گردش کرنے والی نہ ہو جائے اور

مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُۗ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ

مَاۤ	اٰتٰىكُمُ (2)	الرَّسُوْلُ	فَخُذُوْهُ	وَ	مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ
جو کچھ	عطا کرے تمہیں	رسول	تو تم لے لو اسے	اور	جس سے وہ منع کرے تمہیں

رسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں

فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۷

وقفِ لازم

فَانْتَهُوْا	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۷
تو باز رہو	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

تو تم باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ۝

مالِ غنیمت کے مستحقین کا بیان اور مہاجرین وانصار کی عظمت

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ	الَّذِیْنَ	اُخْرِجُوْا	مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ	یَبْتَغُوْنَ
(ان) فقیر مہاجروں کے لیے	جنہیں	نکالا گیا	ان کے گھروں اور ان کے مالوں سے	وہ چاہتے ہیں

ان فقیر مہاجروں کے لیے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے اس حال میں کہ

1 ......زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ سردار مالِ غنیمت میں سے ایک چوتھائی لے کر باقی قوم کیلئے چھوڑ دیتا، اس سے مال دار لوگ بہت زیادہ لے لیتے اور غریبوں کیلئے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا، اسی معمول کے مطابق لوگوں نے مالِ غنیمت تقسیم کرنے کی عرض کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمادیا اور تقسیم کا اختیار نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے کر اس کا طریقہ ارشاد فرمادیا۔ 2 ......اس کا ایک معنی یہ ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غنیمت میں سے جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے اور جو چیز لینے سے منع کریں اس سے باز رہو اور اس کا مطالبہ نہ کرو۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ

فَضْلًا	مِّنَ اللّٰهِ	وَ	رِضْوَانًا	وَّ	یَنْصُرُوْنَ (1)	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ
فضل	اللہ کی طرف سے	اور	رضا	اور	وہ مدد کرتے ہیں	اللہ اور اس کے رسول (کی)

اللہ کی طرف سے فضل اور رضا چاہتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں،

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ(۸) وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ

اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الصّٰدِقُوْنَ (۸)	وَ	الَّذِیْنَ	تَبَوَّؤُ	الدَّارَ	وَ
یہ لوگ	وہی	سچے (ہیں)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ٹھکانہ بنالیا	(اس) شہر	اور

وہی لوگ سچے ہیں ○ اور وہ جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے اس شہر کو اور ایمان کو

الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ

الْاِیْمَانَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	یُحِبُّوْنَ (2)	مَنْ	هَاجَرَ	اِلَیْهِمْ
ایمان (کو)	ان سے پہلے	وہ محبت کرتے ہیں	(اس سے) جس نے	ہجرت کی	ان کی طرف

ٹھکانہ بنالیا وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں

انصار کا ایثار

وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ

وَ	لَا یَجِدُوْنَ	فِیْ صُدُوْرِهِمْ	حَاجَةً	مِّمَّاۤ	اُوْتُوْا	وَ
اور	وہ نہیں پاتے	اپنے دلوں میں	کوئی حسد، کوئی طلب	(اس) کی جو	انہیں دیا گیا	اور

اور وہ اپنے دلوں میں اس کے متعلق کوئی حسد نہیں پاتے جو ان کو دیا گیا اور

لالچ سے بچنا بہت عظیم عمل ہے

یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﳴ وَ مَنْ یُّوْقَ

یُؤْثِرُوْنَ	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	وَلَوْ	كَانَ	بِهِمْ	خَصَاصَةٌ	وَ	مَنْ	یُّوْقَ
وہ ترجیح دیتے ہیں	اپنی جانوں پر	اگرچہ	ہو	ان کو	حاجت	اور	جسے	بچالیا گیا

وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود حاجت ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَسَلَّم تمہیں جو حکم دیں اس کی اتباع کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔ 1...... مہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کی اور اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کرنا فرمایا؛ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی یعنی اس کے دین کی مدد کرنا ہے۔

2...... اس آیت میں انصاری صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی دریادلی اور جذبۂ ایمانی کا بیان ہے کہ وہ مہاجرین سے محبت کرتے، انہیں اپنے گھروں میں ٹھہراتے، اپنے مالوں کے آدھے حصے میں شریک کرتے ہیں اور حاجت کے باوجود اپنے اموال اور گھر ایثار کرکے مہاجرین کو اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں جبکہ دوسری طرف

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فوت شدہ مسلمانوں کے لئے ایک عمدہ دعا

شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ۝۹ وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ

شُحَّ نَفْسِهٖ (1)	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝۹	وَ	الَّذِیْنَ	جَآءُوْ
اس کے نفس کے لالچ (سے)	تو یہ لوگ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	آئے

بچالیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں ○ اور ان کے بعد آنے والے

مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا

مِنْۢ بَعْدِهِمْ (2)	یَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	اغْفِرْ	لَنَا	وَ	لِاِخْوَانِنَا
ان کے بعد	وہ عرض کرتے ہیں	اے ہمارے رب	بخش دے	ہمیں	اور	ہمارے بھائیوں کو

عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو

الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

الَّذِیْنَ	سَبَقُوْنَا	بِالْاِیْمَانِ (3)	وَ	لَا تَجْعَلْ	فِیْ قُلُوْبِنَا	غِلًّا (4)
جنہوں نے	سبقت کی ہم پر	ایمان لانے میں	اور	تو نہ رکھ	ہمارے دلوں میں	کوئی کینہ

بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کیلئے

لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝۱۰ ع

ع

لِّلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	رَبَّنَاۤ	اِنَّكَ	رَءُوْفٌ	رَّحِیْمٌ ۝۱۰
ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے	اے ہمارے رب	بیشک تو	نہایت مہربان	بہت رحمت والا (ہے)

کوئی کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رب! بیشک تو نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے ○

منافقوں کی یہودیوں سے سازباز اور ان کی حقیقت

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ

اَلَمْ تَرَ	اِلَى الَّذِیْنَ	نَافَقُوْا	یَقُوْلُوْنَ	لِاِخْوَانِهِمُ
کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جو	منافق ہوئے	وہ کہتے ہیں	اپنے بھائیوں سے

کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا کہ اپنے اہلِ کتاب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مہاجروں کو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے جو عطا ہو، اس میں سے کچھ بھی نہیں لیتے۔ 1...... نفس کا لالچ ایک انتہائی مذموم عادت ہے، جسے اس سے بچالیا گیا وہی حقیقی طور پر کامیاب ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس بری عادت سے بچنا بہت مشکل ہے، جس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہو وہی اس سے بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حرص و طمع سے محفوظ فرمائے۔ 2...... مہاجرین و انصار کے بعد آنے والوں میں قیامت تک پیدا ہونے والے تمام مسلمان داخل ہیں۔ 3...... یہاں ایمان لانے میں سبقت کرنے والوں میں تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم داخل ہیں۔ 4...... صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے بارے میں دل میں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَىٕنْ اُخْرِجْتُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا (1)	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَىٕنْ	اُخْرِجْتُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اہل کتاب میں سے	ضرور اگر	تمہیں نکالا گیا

کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ قسم ہے اگر تم نکالے گئے

لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَ لَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ

لَنَخْرُجَنَّ	مَعَكُمْ	وَ	لَا نُطِيْعُ	فِيْكُمْ
(تو)ضرور ہم نکل جائیں گے	تمہارے ساتھ	اور	ہم کہنا نہ مانیں گے	تمہارے بارے میں

تو ضرور ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کسی کا

اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّ اِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

اَحَدًا	اَبَدًا	وَّ	اِنْ	قُوْتِلْتُمْ	لَنَنْصُرَنَّكُمْ	وَ	اللّٰهُ
کسی ایک (کا)	کبھی	اور	اگر	تم سے لڑائی کی گئی	(تو)ضرور ہم مدد کریں گے تمہاری	اور	اللہ

کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ

يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۱ لَىٕنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ

يَشْهَدُ	اِنَّهُمْ	لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۱	لَىٕنْ	اُخْرِجُوْا	لَا يَخْرُجُوْنَ
گواہی دیتا ہے	بیشک وہ	ضرور جھوٹے (ہیں)	ضرور اگر	انہیں نکالا گیا	(تو) یہ نہیں نکلیں گے

گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ ضرور جھوٹے ہیں ○ قسم ہے اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ

مَعَهُمْ ۚ وَ لَىٕنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَ

مَعَهُمْ	وَ	لَىٕنْ	قُوْتِلُوْا	لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ	وَ
ان کے ساتھ	اور	ضرور اگر	اُن سے لڑائی کی گئی	(تو) یہ مدد نہ کریں گے ان کی	اور

نہ نکلیں گے اور قسم ہے اگر اُن سے لڑائی کی گئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کینہ نہ رکھنا فرض اور ایمان کی علامت ہے اور یہی حکم تمام صالح مسلمانوں کے بارے میں ہے۔ 1 ......عبد اللہ بن ابی سلول منافق اور اس کے ساتھیوں نے اپنے اہلِ کتاب کافر بھائیوں بنو قریظہ اور بنو نضیر سے کہا تھا کہ اگر تمہیں مدینۂ منورہ سے نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ضرور جائیں گے اور تمہارے خلاف ہرگز کسی کی بات نہیں مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں اور تمہارے ساتھ مل کر لڑیں گے۔ منافقوں کی یہ گفتگو نہایت رازداری کے ساتھ تنہائی میں ہوئی تھی، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر دے دی اور اگلی آیت میں منافقوں کا حال بھی بیان فرما دیا۔

لَىِٕنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ

لَىِٕنْ	نَّصَرُوْهُمْ	لَيُوَلُّنَّ	الْاَدْبَارَ	ثُمَّ
ضرور اگر	اِنہوں نے مدد کی ان کی	(تو) ضرور وہ پھیر کر بھاگیں گے	پیٹھیں	پھر

قسم ہے اگر یہ ان کی مدد کریں گے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر

منافقوں کا مسلمانوں سے خوف

لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢﴾ لَاَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ

لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢﴾	لَاَاَنْتُمْ	اَشَدُّ	رَهْبَةً	فِيْ صُدُوْرِهِمْ
ان کی مدد نہ کی جائے گی	بیشک تم	زیادہ سخت (ہو)	خوف (کے اعتبار سے)	ان کے دلوں میں

ان کی مدد نہ کی جائے گی ○ بیشک ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ

یہودیوں اور منافقوں کی بزدلی اور باہمی مخالفت کا حال

مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ

مِّنَ اللّٰهِ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٣﴾	لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ
اللہ سے	یہ	(اس) لیے کہ وہ	لوگ	نہیں سمجھتے	وہ نہ لڑیں گے تم سے

تمہارا ڈر ہے یہ اس لیے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ○ یہ سب (مل کر بھی) تم سے

جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ

جَمِيْعًا (1)	اِلَّا	فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ	اَوْ	مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ	بَاْسُهُمْ
سب (مل کر)	مگر	قلعہ بند شہروں میں	یا	دیواروں کے پیچھے سے	ان کی لڑائی

نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں یا دیواروں کے پیچھے سے، ان کی آپس میں

بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ

بَيْنَهُمْ	شَدِيْدٌ	تَحْسَبُهُمْ	جَمِيْعًا	وَّ	قُلُوْبُهُمْ	شَتّٰى (2)
اپنے درمیان	بہت سخت (ہے)	تم سمجھتے ہو انہیں	اکٹھا	اور	ان کے دل	الگ الگ (ہیں)

لڑائی بہت سخت ہے۔ تم انہیں اکٹھا سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں،

1 ...... اکٹھے مل کر علانیہ مسلمانوں سے نہ لڑنے کی خبر صرف مدینۂ منورہ کے یہودیوں کے بارے میں ہے، ان کے بارے میں یہ خبر سچ ثابت ہوئی ہے، دیگر علاقوں کے یہودیوں، عیسائیوں یا مشرکین کے بارے میں یہ خبر نہیں ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں مشرکین اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانے میں دیگر علاقوں کے یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے مقابلے میں آئے اور ان سے بڑی بڑی لڑائیاں ہوئی تھیں۔ 2 ...... کفار مسلمانوں کے مقابلے میں کسی خاص مقصد پر تو ایک ہو جاتے ہیں ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ان میں باہمی اتفاق اور اتحاد نہیں، بلکہ یہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ فی زمانہ بھی اس کے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِیْنَ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾	كَمَثَلِ الَّذِیْنَ (1)
یہ	(اس) لیے کہ وہ	لوگ	عقل نہیں رکھتے	(ان کی مثال) ان لوگوں کی مثال جیسی (ہے) جو

یہ اس لیے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں ○ (ان کی مثال) ان لوگوں کی مثال جیسی ہے جو

مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِیْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَ لَهُمْ

مِنْ قَبْلِهِمْ	قَرِیْبًا	ذَاقُوْا	وَبَالَ اَمْرِهِمْ	وَ	لَهُمْ
ان سے پہلے (ہوئے)	قریب (کے زمانے میں)	انہوں نے چکھا	اپنے کام کا وبال	اور	ان کے لیے

ابھی قریب زمانے میں ان سے پہلے ہوئے ہیں انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۵﴾ ۚ كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۵﴾	كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ (2)	اِذْ	قَالَ	لِلْاِنْسَانِ	اكْفُرْ	فَلَمَّا
دردناک عذاب (ہے)	جیسے شیطان کی مثال	جب	اس نے کہا	آدمی سے	کفر کر	پھر جب

دردناک عذاب ہے ○ جیسے شیطان کی مثال جب اس نے آدمی سے کہا: ”کفر کر“ پھر جب

كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْٓ اَخَافُ

كَفَرَ	قَالَ	اِنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّنْكَ	اِنِّیْٓ	اَخَافُ
اس نے کفر کرلیا	(تو شیطان نے) کہا	بیشک میں	بیزار (ہوں)	تجھ سے	بیشک میں	ڈرتا ہوں

اس نے کفر کرلیا تو کہا: بیشک میں تجھ سے بیزار ہوں، بیشک میں اس اللہ سے

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶﴾	فَكَانَ	عَاقِبَتَهُمَاۤ	اَنَّهُمَا	فِی النَّارِ
تمام جہانوں کے رب اللہ (سے)	تو ہوا	ان دونوں کا انجام	یہ کہ وہ دونوں	آگ میں (ہوں گے)

ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ تو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہوں گے

منافقوں کی شیطان کی طرح دھوکا دہی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نظارے دیکھے جارہے ہیں۔ 1...... یہاں یہودیوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ ان کا حال اُن مشرکین جیسا ہے جنہوں نے جنگِ بدر میں عداوتِ رسول اور کفر کا وبال چکھا اور ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک کئے گئے اور مزید ان کے لیے آخرت میں جہنم کا دردناک عذاب ہے تو دنیا و آخرت میں جو حشر ان مشرکوں کا ہوا وہی ان یہودیوں کا ہوگا۔ 2...... یعنی جیسے شیطان آدمی کو کفر کرنے کا کہتا ہے اور کفر کے بعد اس سے براءت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ دیتا ہے کہ میں تجھ سے بیزار ہوں اور تمام جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ ایسے ہی منافقوں نے بنو نضیر کے یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارا، جنگ پر آمادہ کیا، اُن سے مدد

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۲ ۵

خٰلِدَیْنِ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

خٰلِدَیْنِ	فِیْهَا	وَ	ذٰلِكَ	جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۷﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	اور	یہی	ظالموں کی سزا (ہے)	اے	وہ لوگو جو

ہمیشہ اس میں رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے ○ اے ایمان

مسلمانوں کو اللہ سے ڈرنے اور فکرِ آخرت کا حکم

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ

اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ لْتَنْظُرْ (1)	نَفْسٌ	مَّا	قَدَّمَتْ
ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	اور چاہئے کہ دیکھے	ہر جان	کیا	اس نے آگے بھیجا

والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے

لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا

لِغَدٍ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِیْرٌۢ	بِمَا
کل کے لیے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	خوب خبردار (ہے)	(اس) سے جو

کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تمہارے اعمال سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾	وَ	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِیْنَ	نَسُوا	اللّٰهَ
تم عمل کرتے ہو	اور	تم نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جنہوں نے	بھلا دیا	اللہ (کو)

خوب خبردار ہے ○ اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا

جنتی اور جہنمی برابر نہیں

فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا یَسْتَوِیْۤ

فَاَنْسٰىهُمْ	اَنْفُسَهُمْ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾	لَا یَسْتَوِیْۤ
تو اس نے بھلا دیں انہیں	ان کی جانیں	یہ لوگ	وہی	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	برابر نہیں ہیں

تو اللہ نے انہیں ان کی جانیں بھلا دیں، وہی نافرمان ہیں ○ دوزخ والے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے وعدے کئے لیکن جنگ شروع ہو جانے پر منافق اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اور یہودیوں کا ساتھ نہ دیا۔ 1 ..... انسان کی اصل قیام گاہ آخرت ہے جہاں اسے ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے جبکہ دنیا میں اس کا قیام عارضی ہے جو کہ کسی بھی وقت ختم ہو سکتا ہے۔ اُخروی قیام گاہ کے اچھے یا برے ہونے میں انسان کے اعمال کا بہت بڑا عمل دخل ہے، ایمان اور نیک اعمال کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جنت میں دائمی قیام اور اس کی بے مثل نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملے گا جبکہ کفر کرنے پر ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا اور اس کے دردناک عذابوں میں مبتلا ہونا پڑے گا اور دیگر گناہوں کی صورت میں مخصوص مدت تک عذابِ جہنم

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

عظمت وشانِ قرآن

اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾

اَصْحٰبُ النَّارِ	وَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمُ	الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾
آگ والے	اور	جنت والے	جنت والے	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

اور جنت والے برابر نہیں، جنت والے ہی کامیاب ہیں ○

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا

لَوْ	اَنْزَلْنَا	هٰذَا	الْقُرْاٰنَ [1]	عَلٰى جَبَلٍ	لَّرَاَیْتَهٗ	خَاشِعًا
اگر	ہم اتارتے	یہ	قرآن	کسی پہاڑ پر	(تو) ضرور تم دیکھتے اسے	جھکا ہوا

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تم اسے جھکا ہوا،

مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا

مُّتَصَدِّعًا	مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ	وَ	تِلْكَ	الْاَمْثَالُ	نَضْرِبُهَا
پاش پاش	اللہ کے خوف سے	اور	یہ	مثالیں	ہم بیان کرتے ہیں انہیں

اللہ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے

صفاتِ الٰہی کا بیان

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ

لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾	هُوَ	اللّٰهُ	الَّذِیْ	لَاۤ	اِلٰهَ
لوگوں کے لیے	تاکہ وہ	وہ غور و فکر کریں	وہی	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود

بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ سوچیں ○ وہی اللہ ہے جس کے سوا

اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ

اِلَّا	هُوَ	عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ	هُوَ	الرَّحْمٰنُ	الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾	هُوَ
مگر	وہی	ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا (ہے)	وہی	نہایت مہربان	بہت رحمت والا (ہے)	وہی

کوئی معبود نہیں، ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، وہی نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے ○ وہی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) میں مبتلا کیا جا سکتا ہے، لہٰذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے اعمال پر غور کرے اور دیکھے کہ اس نے اپنی اصل قیام گاہ آخرت کے لیے کیا عمل کیا ہے۔

1 ...... یعنی قرآن کی عظمت اور اس کی تاثیر کا حال یہ ہے کہ اسے اگر پہاڑ جیسی سخت، مضبوط اور انتہائی وزنی چیز پر اتارا جاتا اور پہاڑ کو قرآن کا پورا فہم دیدیا جاتا تو یہ عظمتِ قرآن کے سامنے جھک جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے پاش پاش ہو جاتا جبکہ انسان کا حال یہ ہے کہ تلاوتِ قرآن کے وقت نہ تو اس میں غور و فکر کرتا، نہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور نہ ہی کوئی اثر قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دل کی سختی سے محفوظ فرمائے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ

اَللّٰهُ	الَّذِیْ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	اَلْمَلِكُ (1)	الْقُدُّوْسُ	السَّلٰمُ
اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	بادشاہ	نہایت پاک	سلامتی دینے والا

اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا،

الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ

الْمُؤْمِنُ	الْمُهَیْمِنُ	الْعَزِیْزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ (2)
امن بخشنے والا	حفاظت فرمانے والا	بہت عزت والا	بے حد عظمت والا	اپنی بڑائی بیان کرنے والا (ہے)

امن بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، بہت عزت والا، بے حد عظمت والا، اپنی بڑائی بیان فرمانے والا ہے،

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

سُبْحٰنَ اللّٰهِ	عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾	هُوَ	اللّٰهُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ
اللہ پاک ہے	(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں	وہی (ہے)	اللہ	بنانے والا	پیدا کرنے والا

اللہ ان مشرکوں کے شرک سے پاک ہے ○ وہی اللہ بنانے والا، پیدا کرنے والا،

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا

الْمُصَوِّرُ	لَهُ	الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	یُسَبِّحُ	لَهٗ	مَا
(ہر ایک کو) صورت دینے والا	اسی کے (ہیں)	اچھے نام	پاکی بیان کرتا ہے	اس کی	جو کچھ

ہر ایک کو صورت دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾ ع

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	وہی	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)

موجود ہر چیز اسی کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○

ع ۳ ۲

(1)..... ملک و حکومت کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے کہ تمام موجودات اس کے ملک اور حکومت کے تحت ہیں اور اس کی ملکیت و سلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں جبکہ بندوں کی ملکیت و حکومت ظاہری اور عارضی ہے۔ (2)..... اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور تمام صفات میں عظمت و بڑائی والا ہے اور اپنی بڑائی کا اظہار کرنا اسی کے شایاں اور لائق ہے کیونکہ اس کا ہر کمال عظیم اور ہر صفت عالی ہے جبکہ مخلوق میں کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے بلکہ بندے کیلئے شایاں یہ ہے کہ وہ عاجزی و انکساری کا اظہار کرے۔

آیات:13 — رکوع:02

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

کفار سے دوستی کی ممانعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا[1]	لَا تَتَّخِذُوْا	عَدُوِّيْ وَ عَدُوَّكُمْ	اَوْلِيَآءَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ بناؤ	میرے اور اپنے دشمن (کفار کو)	دوست

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ،

تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا

تُلْقُوْنَ	اِلَيْهِمْ	بِالْمَوَدَّةِ	وَ	قَدْ	كَفَرُوْا	بِمَا
تم (خبریں) پہنچاتے ہو	ان کی طرف	دوستی کے سبب	اور (حالانکہ)	بیشک	انہوں نے انکار کیا	(اس) کا جو

تم انہیں دوستی کی وجہ سے خبریں پہنچاتے ہو حالانکہ یقیناً وہ اس حق کے منکر ہیں

جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَ اِيَّاكُمْ اَنْ

جَآءَكُمْ	مِّنَ الْحَقِّ	يُخْرِجُوْنَ	الرَّسُوْلَ	وَ	اِيَّاكُمْ	اَنْ
آیا تمہارے پاس	حق سے	وہ نکالتے ہیں	رسول (کو)	اور	تمہیں	(اس بنا پر) کہ

جو تمہارے پاس آیا، وہ رسول کو اور تمہیں اس بنا پر نکالتے ہیں کہ

1 ...... حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مکۂ مکرمہ میں مقیم اپنے اہلِ خانہ سے متعلق اندیشہ تھا کہ کفارِ مکہ اُنہیں ستائیں گے، اس لئے انہوں نے خط لکھ کر کفارِ مکہ کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان کے خلاف جنگی تیاری سے متعلق خبر بھیجی تاکہ وہ اس احسان کے بدلے ان کے اہلِ خانہ پر ظلم و ستم سے باز رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی خبر دے دی اور بنو ہاشم کی باندی سارہ سے وہ خط برآمد بھی کر لیا گیا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وضاحت طلب کرنے پر حضرت حاطب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا عذر پیش کیا جسے بارگاہِ رسالت میں قبول کر لیا گیا۔ اس واقعہ سے

اللہ کی رضا طلبی اور کفار سے دوستی اکٹھی جمع نہیں ہوسکتیں

تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَ

تُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ	جِهَادًا	فِیْ سَبِیْلِیْ	وَ
تم ایمان لائے	اپنے رب اللہ پر	اگر	تم نکلے تھے	جہاد کرنے (کے لئے)	میری راہ میں	اور

تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے، اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور

کفار کو خفیہ پیغامِ محبت بھیجنے والوں کو تنبیہ

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَ

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ	تُسِرُّوْنَ	اِلَیْهِمْ	بِالْمَوَدَّةِ	وَ
میری رضا طلب کرنے (کیلئے، تو ان سے دوستی نہ کرو)	تم خفیہ طور پر (پیغام) بھیجتے ہو	ان کی طرف	محبت کا	اور

میری رضا طلب کرنے کیلئے نکلے تھے (تو ان سے دوستی نہ کرو) تم ان کی طرف محبت کا خفیہ پیغام بھیجتے ہو اور

اَنَا اَعْلَمُ بِمَاۤ اَخْفَیْتُمْ وَ مَاۤ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ

اَنَا	اَعْلَمُ	بِمَاۤ	اَخْفَیْتُمْ	وَ	مَاۤ	اَعْلَنْتُمْ	وَ	مَنْ
میں	خوب جانتا ہوں	(اس) کو جسے	تم نے چھپایا	اور	جسے	تم نے ظاہر کیا	اور	جو

میں ہر اس چیز کو خوب جانتا ہوں جسے تم نے چھپایا اور جسے تم نے ظاہر کیا اور

کفار کی عداوت کا حال

یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ① اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ

یَّفْعَلْهُ	مِنْكُمْ	فَقَدْ	ضَلَّ	سَوَآءَ السَّبِیْلِ ①	اِنْ	یَّثْقَفُوْكُمْ (1)
کرے گا یہ دوستی	تم میں سے	تو بیشک	وہ بہک گیا	سیدھی راہ (سے)	اگر	وہ پالیں تمہیں

تم میں سے جو یہ (دوستی) کرے تو بیشک وہ سیدھی راہ سے بہک گیا ○ اگر وہ تمہیں پالیں

یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّیَبْسُطُوْۤا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ وَ

یَكُوْنُوْا	لَكُمْ	اَعْدَآءً	وَّ	یَبْسُطُوْۤا	اِلَیْكُمْ	اَیْدِیَهُمْ	وَ
(تو) ہوں گے	تمہارے	دشمن	اور	دراز کریں گے	تمہاری طرف	اپنے ہاتھ	اور

تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

1 ......یعنی کفار کی عداوت کا یہ حال ہے کہ تم ان کے ساتھ کتنے ہی اس قسم کے سلوک کرو، لیکن انہیں جب کبھی موقعہ ملے گا تو وہ تم سے اپنی دشمنی نکالنے میں کمی نہ کریں گے، تمہیں مارنے اور قتل کرنے کے لئے تمہاری طرف اپنے ہاتھ بڑھائیں گے، تمہیں گالی گلوچ کرنے اور برا بھلا کہنے کے ساتھ اپنی زبانیں دراز کریں گے اور ان کی تمنا یہ ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور اُن سے بھلائی کی اُمید رکھنا اور اُن کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہیں چاہئے۔

بروزِ قیامت (کفار سے) رشتہ داری کام نہ آئے گی

معانقة ۱۲

اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝۲ؕ لَنْ تَنْفَعَكُمْ

اَلْسِنَتَهُمْ	بِالسُّوْٓءِ	وَ	وَدُّوْا	لَوْ	تَكْفُرُوْنَ ۝۲	لَنْ تَنْفَعَكُمْ(1)
اپنی زبانیں	برائی کے ساتھ	اور	وہ چاہتے ہیں	کاش	تم کافر ہو جاؤ	ہر گز نفع نہیں دیں گے تمہیں

اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ ○ تمہارے رشتے

اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚۛ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚۛ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ

اَرْحَامُكُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُكُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يَفْصِلُ	بَيْنَكُمْ
تمہارے رشتے	اور	نہ	تمہاری اولاد	قیامت کے دن	(اللہ) جدائی کر دے گا	تمہارے درمیان

اور تمہاری اولاد قیامت کے دن ہر گز تمہیں نفع نہ دیں گے، اللہ تمہارے درمیان جدائی کر دے گا

کفار سے تعلق رکھنے میں اسوۂ ابراہیمی کی پیروی کی تلقین

وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۳ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ

وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ۝۳	قَدْ	كَانَتْ	لَكُمْ(2)
اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب دیکھ رہا (ہے)	بیشک	تھی	تمہارے لئے

اور اللہ تمہارے کام خوب دیکھ رہا ہے ○ بیشک ابراہیم اور

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کفار سے اعلانِ براءت

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ(3)	فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ	وَ	الَّذِيْنَ	مَعَهٗ	اِذْ	قَالُوْا
بہترین پیروی	ابراہیم میں	اور	ان لوگوں میں جو	اس کے ساتھ (تھے)	جب	انہوں نے کہا

اس کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی جب انہوں نے

لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ

لِقَوْمِهِمْ	اِنَّا	بُرَءٰٓؤُا	مِنْكُمْ	وَ	مِمَّا	تَعْبُدُوْنَ
اپنی قوم سے	بیشک ہم	بیزار ہیں	تم سے	اور	(ان) سے جن کی	تم عبادت کرتے ہو

اپنی قوم سے کہا: بیشک ہم تم سے اور ان سے بیزار ہیں جنہیں تم اللہ کے سوا

1 ...... یعنی اے ایمان والو! جن رشتے داروں اور اولاد کی وجہ سے تم کفار سے دوستی اور موالات کرتے ہو یہ قیامت کے دن ہر گز تمہیں نفع نہ دیں گے۔ یاد رہے کہ قیامت کے دن مسلمان کے کافر رشتے دار اور کافر اولاد اس کے کام نہ آئے گی جبکہ مومن رشتے دار اور مومن اولاد اللہ تعالیٰ کے حکم سے ضرور کام آئے گی۔

2 ...... اس آیت میں حضرت حاطب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دوسرے مومنین سے خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملے میں رشتہ داروں کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں۔ 3 ...... یہاں یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ مسلمانوں پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ٘ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	كَفَرْنَا	بِكُمْ	وَ	بَدَا	بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ	الْعَدَاوَةُ
اللہ کے سوا	ہم نے انکار کیا	تمہارا	اور	ظاہر ہوگئی	ہمارے اور تمہارے درمیان	دشمنی

پوجتے ہو، ہم نے تمہارا انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی

وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ اِلَّا

وَ	الْبَغْضَآءُ	اَبَدًا	حَتّٰى	تُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ	اِلَّا
اور	بغض	ہمیشہ (کے لئے)	یہاں تک کہ	تم ایمان لے آؤ	ایک اللہ پر	مگر

اور عداوت ظاہر ہوگئی حتّٰی کہ تم ایک اللہ پر ایمان لے آؤ مگر

قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ

قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ	لِاَبِيْهِ	لَاَسْتَغْفِرَنَّ	لَكَ	وَ
ابراہیم کا کہنا	اپنے (عرفی) باپ سے	میں ضرور مغفرت کی دعا مانگوں گا	تیرے لئے	اور

ابراہیم کا اپنے (عرفی) باپ سے یہ کہنا (پیروی کے قابل نہیں) کہ میں ضرور تیرے لئے مغفرت کی دعا مانگوں گا اور

مَاۤ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ

مَاۤ اَمْلِكُ (1)	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ	رَبَّنَا	عَلَيْكَ
میں مالک نہیں ہوں	تیرے لئے	اللہ سے (کے سامنے)	کسی چیز (کا)	اے ہمارے رب	تجھ پر

میں اللہ کے سامنے تیرے لئے کسی نفع کا مالک نہیں ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم نے

تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۴ رَبَّنَا

تَوَكَّلْنَا	وَ	اِلَيْكَ	اَنَبْنَا	وَ	اِلَيْكَ	الْمَصِيْرُ ۝۴	رَبَّنَا
ہم نے بھروسہ کیا	اور	تیری طرف	رجوع کیا	اور	تیری طرف	پھرنا (ہے)	اے ہمارے رب

تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ۝ اے ہمارے رب!

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے چچا سے وعدہ

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی مطلقاً لازم ہے جبکہ دیگر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی خاص اعمال میں ہے کیونکہ سابقہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت کے بہت سے احکام منسوخ بھی ہوگئے ہیں۔ لہٰذا یہ آیت سورۂ احزاب کی اس آیت "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" کے خلاف نہیں، کیونکہ یہاں خاص صورتوں میں خاص پیروی کا حکم ہے اور سورۂ احزاب کی آیت میں مطلقاً پیروی کا حکم ہے۔

1 ......اللہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی اجازت سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہگار مومنوں سے عذاب دور کریں گے اور ان کی شفاعت سے عذاب دور

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا

لَا تَجْعَلْنَا	فِتْنَةً	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	اغْفِرْ	لَنَا
تو نہ بنا ہمیں	آزمائش	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	کفر کیا	اور	بخش دے	ہمیں

ہمیں کافروں کے لئے آزمائش نہ بنا اور ہمیں بخش دے،

رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۵ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

رَبَّنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ۝۵	لَقَدْ	كَانَ	لَكُمْ (1)
اے ہمارے رب	بیشک تو	تو (ہی)	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	ضرور بیشک	تھی	تمہارے لئے

اے ہمارے رب! بیشک تو ہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ۝ (اے مسلمانو!) بیشک ضرور تمہارے لیے

فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ

فِيْهِمْ	اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	لِّمَنْ	كَانَ يَرْجُوا	اللّٰهَ	وَ	الْيَوْمَ الْاٰخِرَ
ان میں	اچھی پیروی	(اس) کے لئے جو	امید رکھتا ہے	اللہ	اور	آخرت کے دن (کی)

ان میں اچھی پیروی تھی، اس کیلئے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے

وَ مَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۶ ع عَسَى

وَ	مَنْ	يَّتَوَلَّ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْغَنِيُّ	الْحَمِيْدُ ۝۶	عَسَى
اور	جو	منہ پھیرے	تو بیشک	اللہ	وہی	بے نیاز	حمد کے لائق (ہے)	قریب ہے

اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے نیاز، ہر حمد کے لائق ہے ۝ قریب ہے

اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ

اللّٰهُ	اَنْ	يَّجْعَلَ	بَيْنَكُمْ	وَ	بَيْنَ الَّذِيْنَ	عَادَيْتُمْ
اللہ	کہ	وہ کردے	تمہارے درمیان	اور	ان لوگوں کے درمیان جو	تمہارے دشمن ہوئے

کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت پیدا فرمادے جو ان میں سے

اسوۂ ابراہیمی کی پیروی سے متعلق ایک تنبیہ

کفارِ مکہ کو توفیقِ ایمان ملنے کی بشارت

ع ۲

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہو گا، لہٰذا یہ آیت مومنوں کے حق میں شفاعت نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔

1 ......یعنی اے میرے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی امت! تمہارے لئے حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور ان پر ایمان لانے والوں کی سیرت میں اچھی پیروی تھی، خاص طور پر اس کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت و ثواب اور آخرت کی راحت کا طالب ہو اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرے اور جو ایمان لانے سے منہ پھیرے اور کفار سے دوستی کرے تو وہ سمجھ لے کہ ہمارے دین کو اس کی ضرورت نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ ہی بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔

مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَ اللّٰهُ قَدِیْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۷

مِّنْهُمْ	مَّوَدَّةً[1]	وَ	اللّٰهُ	قَدِیْرٌ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ۷
ان میں سے	دوستی	اور	اللّٰه	قدرت والا (ہے)	اور	اللّٰه	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)

تمہارے دشمن ہیں۔ اور اللّٰه بہت قدرت والا ہے اور اللّٰه بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے○

لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ

لَا یَنْهٰىكُمُ	اللّٰهُ	عَنِ الَّذِیْنَ	لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ	فِی الدِّیْنِ	وَ
منع نہیں کرتا تمہیں	اللّٰه	ان لوگوں سے جنہوں نے	لڑائی نہیں کی تم سے	دین میں	اور

اللّٰه تمہیں ان لوگوں سے احسان کرنے اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا

لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا

لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ	مِّنْ دِیَارِكُمْ	اَنْ	تَبَرُّوْهُمْ[2]	وَ	تُقْسِطُوْۤا[3]
نہیں نکالا تمہیں	تمہارے گھروں سے	کہ	تم احسان کرو ان پر	اور	انصاف کا برتاؤ کرو

جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے

اِلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۸ اِنَّمَا یَنْهٰىكُمُ

اِلَیْهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	یُحِبُّ	الْمُقْسِطِیْنَ ۸	اِنَّمَا	یَنْهٰىكُمُ
ان کی طرف	بیشک	اللّٰه	پسند فرماتا ہے	انصاف کرنے والوں (کو)	صرف	منع کرتا ہے تمہیں

نکالا، بیشک اللّٰه انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے○ اللّٰه تمہیں صرف

اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ

اللّٰهُ	عَنِ الَّذِیْنَ	قٰتَلُوْكُمْ	فِی الدِّیْنِ	وَ	اَخْرَجُوْكُمْ
اللّٰه	ان لوگوں سے جو	لڑے تم سے	دین میں	اور	انہوں نے نکالا تمہیں

ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے اور انہوں نے

کفار سے نیک سلوک اور دوستی کرنے سے متعلق احکام

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللّٰه تعالیٰ ان دشمن کفار کو ایمان کی توفیق دے کر ان کے اور تمہارے درمیان محبت پیدا کر دے گا۔ 2 ...... کفار کے ساتھ نیکی اور حسنِ سلوک کرنے کی تین صورتیں ہیں: (1) اعلیٰ صورت: اپنی کسی صحیح غرض کے بغیر بالقصد محض کافر کو نفع دینا اور بھلائی پہنچانا مقصود ہو۔ (2) درمیانی صورت: اپنی ذاتی مصلحت جیسے کافر نے کچھ دیا تو اس کے بدلے میں اسے دینا یا رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہوئے کچھ مالی سلوک کرنا۔ (3) ادنیٰ صورت: اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کے لئے جنگی چال کے طور پر کچھ دیا جائے۔ اس آیتِ کریمہ میں درمیانی صورت مراد ہے کیونکہ اعلیٰ اس کافر سے بھی حرام ہے جس سے معاہدہ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مہاجر عورتوں کے بارے میں چند منسوخ احکام

مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ مَنْ

مِّنْ دِيَارِكُمْ	وَ	ظٰهَرُوْا	عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ	اَنْ	تَوَلَّوْهُمْ	وَ	مَنْ
تمہارے گھروں سے	اور	مدد کی	تمہارے نکالنے پر	کہ	تم دوستی کرو ان سے	اور	جو

تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے پر (تمہارے مخالفین کی) مدد کی اور جو

يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۹ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

يَّتَوَلَّهُمْ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ۝۹	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
دوستی کرے گا ان سے	تو یہ لوگ	وہی	ظالم (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں ۝ اے ایمان والو! جب

جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ

جَآءَكُمُ	الْمُؤْمِنٰتُ	مُهٰجِرٰتٍ	فَامْتَحِنُوْهُنَّ (1)	اَللّٰهُ
آئیں تمہارے پاس	ایمان والیاں	ہجرت کرتے ہوئے	تو تم امتحان کرو ان کا	اللہ

تمہارے پاس مسلمان عورتیں (کفرستان سے) اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو، اللہ

اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ

اَعْلَمُ	بِاِيْمَانِهِنَّ	فَاِنْ	عَلِمْتُمُوْهُنَّ	مُؤْمِنٰتٍ	فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ
بہتر جانتا ہے	ان کے ایمان کو	پھر اگر	تمہیں معلوم ہوں وہ	ایمان والیاں	تو نہ لوٹاؤ انہیں

ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے، پھر اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کی طرف

اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ

اِلَى الْكُفَّارِ	لَا	هُنَّ	حِلٌّ	لَّهُمْ (2)	وَ	لَا	هُمْ
کافروں کی طرف	نہیں	وہ (عورتیں)	حلال	ان (کافروں) کے لئے	اور	وہ	وہ (کافر)

واپس نہ لوٹاؤ، نہ یہ ان (کافروں) کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے اور اوّلی اس کافر کے ساتھ بھی جائز ہے جس سے معاہدہ نہیں۔ 3...... "اِقْسَاط" یعنی انصاف کرنے کے مفسرین نے تین معانی بیان کئے ہیں: (1) ان پر ظلم نہ کرو۔ اس معنیٰ کے اعتبار سے یہ حکم حربی و معاہد ہر طرح کے کافر کیلئے عام ہے کہ حربی پر بھی ظلم کرنے کی اجازت نہیں اور یہ حکم واجب ہے۔ (2) کافروں سے کیا ہوا معاہدہ پورا کرو۔ یہ حکم بھی واجب ہے، البتہ معاہدے کی مدت پوری کرنا واجب نہیں، کوئی مصلحت ہو تو مدت سے پہلے بتا کر معاہدہ توڑ دینا جائز ہے۔ (3) "اِقْسَاط" سے مراد اپنے مال سے کچھ حصہ دیدینا ہے اور یہ وہی "بِر" یعنی نیکی کرنا ہی ہے، گویا اس صورت میں "بِر" و "اِقْسَاط" ایک ہی چیز ہوگئے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... ان عورتوں کا (بقیہ اگلے صفحے پر)

يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّآ

يَحِلُّوْنَ	لَهُنَّ	وَ	اٰتُوْهُمْ	مَّآ
حلال ہیں	ان(عورتوں) کے لئے	اور	تم دیدو ان (کے کافر شوہروں) کو	جو

ان کیلئے حلال ہیں اور ان کے کافر شوہروں کو وہ (حق مہر) دیدو جو

اَنْفَقُوْا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ

اَنْفَقُوْا[1]	وَ	لَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	اَنْ	تَنْكِحُوْهُنَّ	اِذَآ
انہوں نے خرچ کیا	اور	نہیں	کوئی گناہ	تم پر	کہ	تم نکاح کرلو ان سے	جب

انہوں نے خرچ کیا ہو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کرلو جب

اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَ سْـَٔلُوْا

اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	وَ	لَا تُمْسِكُوْا	بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ[2]	وَ سْـَٔلُوْا
تم دو انہیں	ان کے مہر	اور	نہ روکے رکھو	کافرہ عورتوں کے نکاحوں کو	اور مانگ لو

ان کے مہر انہیں دو اور کافرہ عورتوں کے نکاح پر نہ جمے رہو اور وہ مانگ لو

مَآ اَنْفَقْتُمْ وَ لْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ

مَآ	اَنْفَقْتُمْ	وَ لْيَسْـَٔلُوْا	مَآ	اَنْفَقُوْا	ذٰلِكُمْ	حُكْمُ اللّٰهِ
جو	تم نے خرچ کیا	اور وہ (کافر) مانگ لیں	جو	انہوں نے خرچ کیا	یہ	اللہ کا حکم (ہے)

جو تم نے خرچ کیا ہو اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا، یہ اللہ کا حکم ہے،

يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰ وَ اِنْ

يَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ۝۱۰	وَ	اِنْ
وہ فیصلہ فرماتا ہے	تمہارے درمیان	اور	اللہ	بہت علم والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اور	اگر

وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے ○ اور اگر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) امتحان لینے کا طریقہ یہ ہے کہ ان سے قسم لی جائے کہ شوہروں کی عداوت یا کسی دنیوی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اپنے دین و ایمان کیلئے انہوں نے ہجرت کی ہے۔ 2 ......اس سے معلوم ہوا کہ اگر کافر کی کافرہ بیوی ایمان لا کر ہجرت کر جائے تو وہ اس کافر کے نکاح سے نکل جائے گی۔

(اس صفحے کا حاشیہ) یہاں سے 1 ......یعنی ان کے کافر شوہروں کو وہ حق مہر دیدو جو انہوں نے ان عورتوں کو دیئے تھے۔ یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جب کہ عورت کا کافر شوہر اسے طلب کرے اور اگر طلب نہ کرے تو اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ عورت کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا۔ 2 ......یہ آیت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

عورتوں سے بیعت لینے کی کیفیت

فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ

فَاتَكُمْ	شَیْءٌ	مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ	اِلَى الْكُفَّارِ	فَعَاقَبْتُمْ
نکل جائے تم سے	کوئی	تمہاری بیویوں میں سے	کافروں کی طرف	پھر تم (کافروں کو) سزا دو

تم مسلمانوں کے ہاتھ سے تمہاری کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں پھر تم (کافروں کو) سزا دو

فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ

فَاٰتُوا	الَّذِیْنَ	ذَهَبَتْ	اَزْوَاجُهُمْ	مِّثْلَ	مَاۤ	اَنْفَقُوْا (1)	وَ
تو دیدو	ان لوگوں کو جو	چلی گئی تھیں	ان کی بیویاں	(اس کی) مثل	جو	انہوں نے خرچ کیا	اور

تو جن کی بیویاں چلی گئی تھیں انہیں (مالِ غنیمت سے) اتنا دیدو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا

اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	اِذَا
ڈرتے رہو	اللہ (سے)	جس پر تم	ایمان رکھنے والے (ہو)	اے	نبی	جب

اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو○ اے نبی! جب

جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ

جَآءَكَ	الْمُؤْمِنٰتُ	یُبَایِعْنَكَ (2)	عَلٰۤى	اَنْ	لَّا یُشْرِكْنَ (3)
آئیں تمہارے پاس	ایمان والیاں	وہ بیعت کریں تم سے	(اس) پر	کہ	وہ شریک نہ ٹھہرائیں گی

مسلمان عورتیں تمہارے حضور اس بات پر بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ

بِاللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَسْرِقْنَ وَ لَا یَزْنِیْنَ وَ لَا یَقْتُلْنَ

بِاللّٰهِ	شَیْــٴًـا	وَّ	لَا یَسْرِقْنَ	وَ	لَا یَزْنِیْنَ	وَ	لَا یَقْتُلْنَ
اللہ کے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	چوری نہ کریں گی	اور	زنا نہ کریں گی	اور	قتل نہ کریں گی

کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نازل ہونے کے بعد صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے ان کافرہ عورتوں کو طلاق دیدی جو مکۂ مکرمہ میں تھیں۔ یہاں یہ مسئلہ یاد رہے کہ اگر مسلمان کی عورت (معاذ اللہ) مرتدہ ہو جائے تو وہ اس کے نکاح سے باہر نہ ہوگی البتہ عورت کے مسلمان ہونے کے بعد دوبارہ اسی شوہر سے نکاح ضرور پڑھا جائے گا۔

1 ......ان آیات میں جو احکام بیان ہوئے یہ تمام احکام جہاد والی آیت سے یا غنیمت والی آیت سے یا احادیث سے منسوخ ہو گئے ہیں کیونکہ یہ احکام تب تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اٹھ گیا تو احکام بھی نہ رہے۔

2 ......جب فتح مکہ کے دن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے عورتوں سے بیعت لینا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ

اَوْلَادَهُنَّ	وَ	لَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ	يَّفْتَرِيْنَهٗ	بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ
اپنی اولاد	اور	نہ لائیں گی بہتان	جسے وہ گھڑیں	اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان (میں)

قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان میں گھڑیں

وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ

وَ	لَا يَعْصِيْنَكَ	فِيْ مَعْرُوْفٍ	فَبَايِعْهُنَّ (1)	وَ	اسْتَغْفِرْ
اور	وہ نافرمانی نہ کریں گی تمہاری	کسی نیک بات میں	تو تم بیعت لو ان سے	اور	مغفرت طلب کرو

اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے

لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لَهُنَّ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
ان کے لئے	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ○ اے ایمان والو!

کافروں سے دوستی کی ممانعت

لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا

لَا تَتَوَلَّوْا	قَوْمًا	غَضِبَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	قَدْ	يَئِسُوْا
تم دوستی نہ کرو	(ان) لوگوں (سے)	غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	بیشک	وہ ناامید ہوگئے

ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے غضب کیا، بیشک وہ آخرت سے ناامید ہوچکے ہیں

مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿١٣﴾ ع

مِنَ الْاٰخِرَةِ	كَمَا	يَئِسَ	الْكُفَّارُ	مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿١٣﴾
آخرت سے	جیسے	ناامید ہوچکے ہیں	کفار	قبروں والوں سے

جیسے کافر قبر والوں (کے دنیا میں لوٹنے) سے ناامید ہوچکے ہیں (یا، قبر والوں میں سے کفار (ثوابِ آخرت سے) ناامید ہوچکے ہیں۔) ○

ع ٢ ٨ النصف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) شروع کی تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ 3 ...... اس سے معلوم ہوا کہ پیر کسی کو مرید کرتے وقت عمومی توبہ کے ساتھ خاص ان گناہوں سے بھی توبہ کرائے جن میں مرید گرفتار ہے، مثلاً بے نمازی سے ترکِ نماز کی یا سود خور سے سود خوری سے خاص طور پر توبہ کرائے اور آئندہ کے لئے اس پر قائم رہنے کا حکم دے۔

(اس صفحے کا حاشیہ) یہاں سے 1 ...... مسلمانوں کا مشائخ کے ہاتھ پر بیعت ہونا سنت ہے کیونکہ یہ مومنہ عورتیں حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے اس کی بیعت کرتی تھیں کہ ہم آئندہ گناہوں سے بچیں گی اور یہ ہی مشائخ کی بیعت کا منشا ہے۔

آیات:14 | رکوع:02

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عظمتِ الٰہی

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ

سَبَّحَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	هُوَ
پاکی بیان کی	اللہ کی	(ہر اس چیز نے) جو	آسمانوں میں	اور	جو	زمین میں (ہے)	اور	وہی

اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور وہی

قول و فعل میں تضاد کی مذمت

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا

الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ۝١	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لِمَ	تَقُوْلُوْنَ	مَا
بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	کیوں	تم کہتے ہو	وہ (بات) جو

بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ۝ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو

لَا تَفْعَلُوْنَ ۝٢ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا

لَا تَفْعَلُوْنَ ۝٢ (1)	كَبُرَ	مَقْتًا	عِنْدَ اللّٰهِ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	مَا
تم نہیں کرتے	بہت بڑا ہے	ناپسندیدگی (کے لحاظ سے)	اللہ کے نزدیک	یہ کہ	تم کہو	وہ جو

کرتے نہیں ۝ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو

(1) ...... قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے قول کے مطابق عمل بھی کرنا چاہئے۔ اس تضاد کی بہت سی صورتیں ہیں جیسے لوگوں کو اچھی باتیں بتانا لیکن خود ان پر عمل نہ کرنا، یا کسی سے وعدہ کرنا اور اس وقت یہ خیال کرنا کہ میں یہ کام کروں گا ہی نہیں، صرف زبانی وعدہ کر لیتا ہوں، وغیرہ۔ احادیث میں ان چیزوں کی خاص طور پر شدید مذمت اور وعید بیان کی گئی ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے: جس میں چار عیوب ہوں وہ نرا منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک عیب ہو تو اس میں منافقت کا عیب ہو گا جب تک کہ اُسے چھوڑ نہ دے (1) جب امانت دی جائے تو خیانت کرے۔ (2) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (3) جب وعدہ کرے تو

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مجاہدین کی فضیلت

لَا تَفْعَلُوْنَ ③ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ

لَا تَفْعَلُوْنَ ③ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	یُحِبُّ	الَّذِیْنَ	یُقَاتِلُوْنَ	فِیْ سَبِیْلِهٖ
تم نہیں کرتے	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	ان لوگوں سے جو	لڑتے ہیں	اس کی راہ میں

نہ کرو○ بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایذا دینے والوں کا انجام

صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى

صَفًّا (2)	كَاَنَّهُمْ	بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى
صفیں باندھ کر	گویا کہ وہ	سیسہ پلائی ہوئی دیوار (ہیں)	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)

صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَ قَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ

لِقَوْمِهٖ	یٰقَوْمِ	لِمَ	تُؤْذُوْنَنِیْ	وَ	قَدْ	تَّعْلَمُوْنَ	اَنِّیْ
اپنی قوم سے	اے میری قوم	کیوں	تم ستاتے ہو مجھے	اور (حالانکہ)	تحقیق	تم جانتے ہو	کہ میں

اپنی قوم سے فرمایا، اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ

رَسُوْلُ اللّٰهِ	اِلَیْكُمْ	فَلَمَّا	زَاغُوْۤا	اَزَاغَ	اللّٰهُ
اللہ کا رسول (ہوں)	تمہاری طرف	پھر جب	وہ ٹیڑھے ہوئے	(تو) ٹیڑھا کر دیا	اللہ (نے)

تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے تو اللہ نے ان کے دل

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آمد کی بشارت اور کفار کا حال

قُلُوْبَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ⑤ وَ اِذْ

قُلُوْبَهُمْ	وَ	اللّٰهُ	لَا یَهْدِیْ	الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ⑤	وَ	اِذْ
ان کے دلوں (کو)	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	نافرمانی کرنے والے لوگوں (کو)	اور	جب

ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا○ اور یاد کرو جب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خلاف ورزی کرے۔(4) جب لڑے تو گالیاں بکے۔(بخاری، ۱/۲۵، الحدیث: ۳۴) 1 ...... ایسے کام کا دعویٰ کرنا جسے کیا نہ ہو یا اسے کرنے کا کوئی ارادہ ہی نہ ہو، یہ اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا سبب اور ناجائز و گناہ ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ 2 ...... اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہادر مجاہد پسند ہیں جو ڈٹ کر کفار کا مقابلہ کریں اور پیٹھ نہ دکھائیں۔ جہاد میں صفیں بنانے کے مفہوم میں ہر وہ طریقہ داخل ہے جس میں ایک مفید نظم و ضبط ہو اور جو آپس میں ایک دوسرے کی قوت و طاقت اور دوسروں پر فتح کا ذریعہ بنے۔ ترتیب اور نظم و ضبط خدا کو پسند ہے، لیکن افسوس! ہمارے ہاں اس کی خلاف ورزی روز مرہ کا معمول ہے، بے ہنگم ٹریفک، بس اور ٹرین

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

رَسُوْلُ اللّٰهِ	اِنِّيْ	يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ (1)	قَالَ
اللہ کا رسول (ہوں)	بیشک میں	اے بنی اسرائیل	مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)	کہا

عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا

اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ

وَ	بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ	لِّمَا	مُّصَدِّقًا	اِلَيْكُمْ
اور	مجھ سے پہلے تورات (ہے)	(اس کتاب) کی جو	تصدیق کرنے والا (ہوں)	تمہاری طرف

رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور

مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ

اَحْمَدُ	اسْمُهٗۤ	مِنْۢ بَعْدِي	يَّاْتِيْ	بِرَسُوْلٍ (2)	مُبَشِّرًۢا
احمد (ہے)	اس کا نام	میرے بعد	وہ آئے گا	ایک رسول کی	بشارت دینے والا (ہوں)

اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۞ ٦

سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ٦	هٰذَا	قَالُوْا	بِالْبَيِّنٰتِ	جَآءَهُمْ	فَلَمَّا
کھلا جادو (ہے)	یہ	(تو) انہوں نے کہا	روشن نشانیوں کے ساتھ	وہ آیا ان کے پاس	پھر جب

پھر جب وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو انہوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے ○

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُوَ

هُوَ	وَ	الْكَذِبَ	عَلَى اللّٰهِ	افْتَرٰى	مِمَّنِ	اَظْلَمُ	مَنْ	وَ
وہ	اور (حالانکہ)	جھوٹ	اللہ پر	بہتان باندھے	(اس) سے جو	زیادہ ظالم (ہے)	کون	اور

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے

اللہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے والا بڑا ظالم ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وغیرہ میں سوار ہوتے وقت بے نظمی اور قطار توڑ کر اپنا کام پہلے ہونے کی جلدی اس کی عام مثالیں ہیں، یہ سب مقاصدِ شرع کے خلاف ہے اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

1 ...... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نسبت ان کی والدہ کی طرف کی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بغیر باپ پیدا ہوئے ہیں اور یہ قدرتِ الٰہی کی عظیم نشانی ہے۔ 2 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں، اسی لئے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے صرف آپ کی بشارت دی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی بھیجا تو ان سے یہ وعدہ لیا کہ وہ اپنی امت سے عہد لیں کہ اگر محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

يُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۟

يُدْعٰۤى	اِلَى الْاِسْلَامِ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۟
اسے بلایا جاتا ہو	اسلام کی طرف	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)

اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ○

دینِ اسلام کو مٹانے کی کوشش ناکام ہے

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ

يُرِيْدُوْنَ	لِيُطْفِـُٔوْا	نُوْرَ اللّٰهِ[1]	بِاَفْوَاهِهِمْ	وَ	اللّٰهُ
وہ چاہتے ہیں	کہ بجھا دیں	اللہ کا نور	اپنے مونہوں سے	اور	اللہ

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھا دیں اور اللہ

حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کا ایک اہم مقصد

مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۟ هُوَ الَّذِيْۤ

مُتِمُّ نُوْرِهٖ	وَ لَوْ	كَرِهَ	الْكٰفِرُوْنَ ۟	هُوَ	الَّذِيْۤ
اپنا نور مکمل کرنے والا (ہے)	اگرچہ	ناپسند کریں	کافر	وہی (ہے)	جس نے

اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو ○ وہی ہے جس نے

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

اَرْسَلَ	رَسُوْلَهٗ	بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ	لِيُظْهِرَهٗ[2]
بھیجا	اپنے رسول (کو)	ہدایت اور سچے دین کے ساتھ	تاکہ وہ غالب کردے اسے

اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر

دردناک عذاب سے بچانے والی تجارت اور اس کے ثمرات

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۟ۧ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ع ۹

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	وَ لَوْ	كَرِهَ	الْمُشْرِكُوْنَ ۟	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
ہر دین پر	اگرچہ	ناپسند کریں	مشرک	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

غالب کردے اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو ○ اے ایمان والو!

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھیجا جائے اور وہ لوگ زندہ ہوں تو ضرور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کریں اور ضرور ان کی مدد کریں۔ (ابن کثیر، الصف، تحت الآیۃ: ۶، ۸/۱۳۶)

1 ...... یہاں اللہ کے نور سے مراد دینِ اسلام ہے اور نور بجھانے سے مراد اسلام کو مٹانا ہے۔ 2 ...... یہاں غلبے سے دلائل کے اعتبار سے غلبہ مراد ہے کہ اپنی حقانیت پر جو دلائل دینِ اسلام نے پیش کئے اس سے مضبوط ترین دلائل کوئی بھی پیش نہ کر سکا۔ یہ غلبہ آج بھی برقرار ہے اور قیامت تک رہے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں قوت کے اعتبار سے غلبہ مراد ہو۔ آج اگرچہ دینِ اسلام قوت کے اعتبار سے غالب نہیں لیکن ایک بہت بڑا عرصہ ایسا گزرا ہے کہ دنیا میں صرف دینِ اسلام ہی غالب

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ⑩

هَلْ	اَدُلُّكُمْ	عَلٰى تِجَارَةٍ [1]	تُنْجِیْكُمْ	مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ⑩
کیا	میں رہنمائی کروں تمہاری	(اس) تجارت پر	جو بچالے تمہیں	دردناک عذاب سے

کیا میں ایسی تجارت پر تمہاری راہنمائی کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے ○

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

تُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ	تُجَاهِدُوْنَ [2]	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
(وہ یہ کہ) تم ایمان رکھو	اللہ اور اس کے رسول پر	اور	جہاد کرو	اللہ کی راہ میں

تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور

بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑪ۙ

بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ	ذٰلِكُمْ	خَیْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑪
اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر	تم جانتے ہو

اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو ○

یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ یُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

یَغْفِرْ	لَكُمْ	ذُنُوْبَكُمْ	وَ	یُدْخِلْكُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ
وہ بخش دے گا	تمہارے لیے	تمہارے گناہ	اور	داخل کرے گا تمہیں	باغوں (میں)	بہتی ہیں

وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ

مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	وَ	مَسٰكِنَ طَیِّبَةً	فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ
ان کے نیچے	نہریں	اور	پاکیزہ رہائش گاہوں (میں)	(جو) ہمیشہ رہنے کے باغات میں (ہیں)

نہریں رواں ہیں اور پاکیزہ رہائش گاہوں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تھا اور اب آئندہ اس کا کامل ظہور اس وقت ہوگا جب حضرت امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ 1 ..... اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ جس طرح تجارت سے نفع کی امید ہوتی ہے اسی طرح ان اعمال سے بہترین نفع یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا، جنت اور نجات حاصل ہوتی ہے۔ اے کاش! ہم اس تجارت کی طرف زیادہ متوجہ ہوں۔ 2 ..... ایمان کے بعد نماز کا درجہ ہے لیکن چونکہ اس وقت جہاد کی سخت ضرورت تھی اس لئے یہاں ایمان کے بعد جہاد کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ جہاد کی فضیلت سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے کہ جو میری راہ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ

ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾	وَ	اُخْرٰى	تُحِبُّوْنَهَا
یہی	بہت بڑی کامیابی (ہے)	اور	ایک دوسری (نعمت تمہیں دے گا)	تم پسند کرتے ہو اسے

یہی بہت بڑی کامیابی ہے ○ اور ایک دوسری (نعمت تمہیں دے گا) جسے تم پسند کرتے ہو

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳﴾

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ	وَ	فَتْحٌ قَرِیْبٌ (1)	وَ	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳﴾
(وہ) اللہ کی طرف سے مدد	اور	جلد آنے والی فتح (ہے)	اور	خوشخبری سنادو	ایمان والوں (کو)

(وہ) اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح (ہے) اور اے حبیب! مسلمانوں کو خوشخبری سنادو ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	كُوْنُوْۤا	اَنْصَارَ اللّٰهِ	كَمَا	قَالَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم ہو جاؤ	اللہ کے (دین کے) مددگار	جیسے	کہا

اے ایمان والو! اللہ کے (دین کے) مددگار بن جاؤ جیسے عیسیٰ بن مریم نے

عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ

عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ	لِلْحَوَارِیّٖنَ	مَنْ	اَنْصَارِیْۤ (2)	اِلَى اللّٰهِ	قَالَ
مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)	حواریوں سے	کون	میرا مددگار (ہے)	اللہ کی طرف (ہو کر)	کہا

حواریوں سے فرمایا تھا: کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میرے مددگار ہیں؟ حواریوں نے

الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىٕفَةٌ

الْحَوَارِیُّوْنَ	نَحْنُ	اَنْصَارُ اللّٰهِ (3)	فَاٰمَنَتْ	طَّآىٕفَةٌ
حواریوں (نے)	ہم	اللہ کے (دین کے) مددگار (ہیں)	تو ایمان لایا	ایک گروہ

کہا: ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) میں نکلے اور مجھ پر ایمان یا میرے رسولوں کی تصدیق ہی وہ سبب ہے جس نے اسے گھر سے نکالا ہو تو میں اسے اجر و غنیمت کے ساتھ واپس بھیجوں گا یا جنت میں داخل کردوں گا۔(بخاری، ۱/۲۵، الحدیث: ۳۶) 1...... یہاں فتح سے فتحِ مکہ یا فارس اور روم کے شہروں کی فتح مراد ہے۔ دوسرے قول کے مطابق اس آیت میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خلافتوں کی طرف اشارہ ہے کیونکہ انہی کے دور میں فارس اور روم کے شہر فتح ہوئے۔ 2...... مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد مانگنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ثابت ہے، یہ شرک نہیں۔ 3...... حواریوں نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مدد

مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآىٕفَةٌۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ

مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	وَ	كَفَرَتْ	طَّآىٕفَةٌ	فَاَیَّدْنَا	الَّذِیْنَ
بنی اسرائیل سے	اور	کفر کیا	ایک گروہ (نے)	توہم نے مدد کی	ان لوگوں کی جو

ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا تو ہم نے ایمان والوں کو

اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ﴿۱۴﴾ ع

اٰمَنُوْا	عَلٰى عَدُوِّهِمْ	فَاَصْبَحُوْا	ظٰهِرِیْنَ ﴿۱۴﴾
ایمان لائے	ان کے دشمنوں پر	تو وہ ہوگئے	غالب آنے والے

ان کے دشمنوں پر مدد دی تو وہ غالب ہوگئے ○

آیات:11 | رکوع:02

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ

صفاتِ الٰہی کا بیان

یُسَبِّحُ (۱)	لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	الْمَلِكِ
پاکی بیان کرتا ہے	اللہ کی	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	(جو) بادشاہ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اس اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو بادشاہ،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی تھی مگر عرض یوں کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی مدد کرنا در حقیقت اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنا ہے۔

1 ...... زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر ایک کی تسبیح اس کے حال کے مطابق ہے، اس پر ہمارا ایمان ہے اور ان کی تسبیح کی کیفیت کیا ہے وہ ہمیں معلوم نہیں، یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ جو غریب و نادار شخص 90 بار روزانہ "یَا مَلِكُ" پڑھ لیا کرے تو اِن شاءَ اللہ وہ غربت سے نجات پائے گا اور جو شخص دورانِ سفر "یَا قُدُّوْسُ" کا ورد کرتا رہے تو اِن شاءَ اللہ تھکن سے محفوظ رہے گا۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل اور فیضان

الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۝۱ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ

الْقُدُّوْسِ	الْعَزِیْزِ	الْحَكِیْمِ ۝۱	هُوَ	الَّذِیْ	بَعَثَ	فِی الْاُمِّیّٖنَ
نہایت پاکی والا	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	وہی (ہے)	جس نے	بھیجا	اَن پڑھوں میں

نہایت پاکی والا، بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ۝ وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

رَسُوْلًا	مِّنْهُمْ	یَتْلُوْا	عَلَیْهِمْ	اٰیٰتِهٖ	وَ	یُزَكِّیْهِمْ
ایک رسول	ان میں سے	وہ تلاوت کرتا ہے	ان پر	اس کی آیتیں	اور	پاک کرتا ہے انہیں

ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے

وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ

وَ	یُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ (1)	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	اِنْ	كَانُوْا	مِنْ قَبْلُ
اور	علم دیتا ہے انہیں	کتاب	اور	حکمت (کا)	اور	بیشک	وہ تھے	(اس سے) پہلے

اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲ وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲	وَّ	اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ (2)
ضرور کھلی گمراہی میں	اور	ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں (کو بھی پاک کرتا اور علم دیتا ہے)

ضرور کھلی گمراہی میں تھے ۝ اور ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں کو (بھی یہ رسول پاک کرتے اور علم دیتے ہیں)

لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۳ ذٰلِكَ

لَمَّا یَلْحَقُوْا	بِهِمْ	وَ	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۝۳	ذٰلِكَ
(جو) ابھی نہیں ملے	ان (موجودہ لوگوں) سے	اور	وہی	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	یہ

جو ان (موجودہ لوگوں) سے ابھی نہیں ملے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ۝ یہ

1 ...... یہاں کتاب سے مراد قرآنِ کریم اور حکمت سے مراد سنت، شریعت کے احکام اور طریقت کے اسرار ہیں۔ یاد رہے کہ قرآن وحدیث آسان نہیں کہ ہر کوئی محض اپنی عقل سے سمجھ لے ورنہ ان کی تعلیم کے لئے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ بھیجے جاتے۔ نیز قرآنِ مجید کو محض اپنی عقل سے نہ سمجھا جائے بلکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم سے سمجھا جائے، ورنہ گمراہ ہو جائیں گے۔ 2 ...... اُمیوں (مراد اُمتِ محمدیہ ہے) میں سے دوسرے لوگوں سے مراد یا تو عجمی ہیں یا وہ تمام لوگ مراد ہیں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے اور اگلوں سے نہ ملنے سے مراد یہ ہے کہ ان کا زمانہ نہیں پایا

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④

فَضْلُ اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④
اللہ کا فضل (ہے)	وہ دیتا ہے اسے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	بہت بڑے فضل والا (ہے)

اللہ کا فضل ہے وہ اسے جسے چاہے دے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے ○

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا

مَثَلُ الَّذِيْنَ (1)	حُمِّلُوا	التَّوْرٰىةَ	ثُمَّ	لَمْ يَحْمِلُوْهَا
ان لوگوں کی مثال جن پر	بوجھ رکھا گیا	تورات (کا)	پھر	انہوں نے بوجھ نہ اٹھایا اس کا

جن پر تورات کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اس کا بوجھ نہ اٹھایا

تورات پر عمل نہ کرنے والوں کی مثال

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ

كَمَثَلِ الْحِمَارِ	يَحْمِلُ	اَسْفَارًا	بِئْسَ
گدھے کی مثال جیسی (ہے)	جو اٹھائے ہوئے ہو	کتابیں	کیا ہی بری (ہے)

ان لوگوں کی مثال گدھے کی مثال جیسی ہے جو کتابیں اٹھائے ہو، ان لوگوں کی

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي
ان لوگوں کی مثال جنہوں نے	جھٹلایا	اللہ کی آیتوں کو	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

کیا ہی بری مثال ہے جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ ظالم لوگوں کو

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤	قُلْ	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	هَادُوْۤا	اِنْ	زَعَمْتُمْ
ظالم لوگوں (کو)	تم کہو	اے	وہ لوگو جو	یہودی ہوئے	اگر	تم گمان کرتے ہو

ہدایت نہیں دیتا ○ تم فرماؤ: اے یہودیو! اگر تمہیں یہ گمان ہے

یہودیوں کے لمبے چوڑے دعووں کی تردید کا خوبصورت انداز

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بلکہ ان کے بعد آئے۔ 1 ......یہاں آیت میں یہودیوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن پر تورات کے احکام کی پیروی کرنا لازم کیا گیا، پھر انہوں نے تورات پر عمل نہ کر کے اس ذمہ داری کا بوجھ نہ اٹھایا اور اس میں مذکور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت و صفت دیکھنے کے باوجود آپ پر ایمان نہ لائے، ان لوگوں کی مثال گدھے جیسی ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے اور بوجھ کے سوا اُن سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان کتابوں میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو، یہی حال ان یہودیوں کا ہے جو تورات اُٹھائے پھرتے، اس کے الفاظ رٹتے ہیں لیکن اس سے نفع نہیں اُٹھاتے اور اس کے مطابق عمل نہیں کرتے۔

اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

كُنْتُمْ	اِنْ	الْمَوْتَ	فَتَمَنَّوُا	مِنْ دُوْنِ النَّاسِ	اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ [1]	اَنَّكُمْ
تم ہو	اگر	موت (کی)	تو تم تمنا کرو	(دوسرے) لوگوں کے سوا	اللہ کے دوست (ہو)	کہ تم

کہ صرف تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگ نہیں، تو ذرا مرنے کی تمنا کرو اگر تم

صٰدِقِیْنَ ﴿٦﴾ وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ

قَدَّمَتْ	بِمَا	اَبَدًا	لَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ [2]	وَ	صٰدِقِیْنَ ﴿٦﴾
آگے بھیجا	(اُس کے) سبب جو	کبھی	وہ ہرگز تمنا نہ کریں گے اس کی	اور	سچے

سچے ہو ○ اور وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اُن اعمال کے سبب جو اُن کے ہاتھ

اَیْدِیْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿٧﴾ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ

موت سے فرار ممکن نہیں

الْمَوْتَ	اِنَّ	قُلْ	بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿٧﴾	عَلِیْمٌ	اللّٰهُ	وَ	اَیْدِیْهِمْ
موت	بیشک	تم کہو	ظالموں کو	خوب جاننے والا (ہے)	اللہ	اور	اُن کے ہاتھوں (نے)

آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ تم فرماؤ: بیشک وہ موت

الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ

تُرَدُّوْنَ	ثُمَّ	مُلٰقِیْكُمْ	فَاِنَّهٗ	الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ
تمہیں لوٹایا جائے گا	پھر	تمہیں ملنے والی (ہے)	پس بیشک وہ	جس سے تم بھاگتے ہو

جس سے تم بھاگتے ہو پس وہ ضرور تمہیں ملنے والی ہے پھر تم اس کی طرف

اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ ع

ع ١ ٨ ١١

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾	بِمَا	فَیُنَبِّئُكُمْ	اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
تم عمل کرتے تھے	جو	تو وہ بتادے گا تمہیں	ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف

پھیرے جاؤ گے جو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتادے گا ○

1 ...... یہودی کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک آخرت کا گھر خالص ہمارے لئے ہے اور جنت میں صرف یہودی ہی جائیں گے۔ اس پر فرمایا گیا کہ اے یہودیو! تمہارا گمان یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم اللہ تعالیٰ کے دوست ہو، اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو مرنے کی آرزو کرو تاکہ موت تمہیں اس تک پہنچادے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے۔

2 ...... یہ ایک غیبی خبر تھی جو سچی ثابت ہوئی اور جن یہودیوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے انہوں نے ہرگز موت کی تمنا نہیں کی۔

جمعہ کی اذان ہونے پر نمازِ جمعہ کی تیاری کا حکم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا	نُوْدِيَ(1)	لِلصَّلٰوةِ	مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب	اذان دی جائے	نماز کیلئے	جمعہ کے دن

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دی جائے

فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

فَاسْعَوْا(2)	اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ	وَ	ذَرُوا	الْبَيْعَ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ
تو دوڑو	اللہ کے ذکر کی طرف	اور	چھوڑ دو	خرید و فروخت	یہ	بہتر (ہے)

تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ اگر تم جانو

نمازِ جمعہ سے فراغت کے بعد تلاشِ رزق کی اجازت اور ذکرِ الٰہی کا حکم

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا

لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹	فَاِذَا	قُضِيَتِ(3)	الصَّلٰوةُ	فَانْتَشِرُوْا
تمہارے لیے	اگر	تم جانتے ہو	پھر جب	پوری کرلی جائے	نماز	تو پھیل جاؤ

تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے ○ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

فِي الْاَرْضِ	وَ	ابْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	وَ	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَثِيْرًا
زمین میں	اور	تلاش کرو	اللہ کا فضل	اور	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت

پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو

دورانِ خطبہ تجارتی قافلے کی طرف جانے والوں کو تنبیہ

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰ وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا

لَّعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰	وَ	اِذَا	رَاَوْا	تِجَارَةً	اَوْ	لَهْوَا انْفَضُّوْۤا
تاکہ تم	کامیاب ہو جاؤ	اور	جب	انہوں نے دیکھی	کوئی تجارت	یا	کھیل (تو) چل دیئے

اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ ○ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا تو اس کی طرف

1...... یہاں اذان سے مراد پہلی اذان ہے، نمازِ جمعہ کی تیاری واجب ہونے اور خرید و فروخت ترک کر دینے کا تعلق اسی اذان سے ہے، دوسری اذان سے نہیں جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے۔ 2...... دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کیلئے تیاری شروع کر دو اور ذِكْرُ اللّٰه سے جمہور علماء کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔ 3...... یعنی جب نماز پوری ہو جائے تو اب تمہارے لئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو جاؤ یا علم حاصل کرنے، مریض کی عیادت، جنازے میں شرکت، علماء کی زیارت کرنے اور ان جیسے دیگر کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو اور نماز کے علاوہ بھی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو

اِلَیْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآىٕمًاؕ-قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ

اِلَیْهَا	وَ	تَرَكُوْكَ	قَآىٕمًا(1)	قُلْ	مَا	عِنْدَ اللّٰهِ
اس کی طرف	اور	چھوڑ گئے تمہیں	کھڑا ہوا	تم کہو	جو کچھ	اللہ کے پاس (ہے)

چل دیئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ: جو اللہ کے پاس ہے

خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِؕ-وَ اللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۠ (۱۱) ع

خَیْرٌ	مِّنَ اللَّهْوِ	وَ	مِنَ التِّجَارَةِ	وَ	اللّٰهُ	خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (۱۱)
(وہ) بہتر (ہے)	کھیل سے	اور	تجارت سے	اور	اللہ	بہترین روزی دینے والا (ہے)

وہ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہترین روزی دینے والا ہے ○

آیات: 11 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ

منافقوں کی گواہی درست ہے لیکن حقیقت

اِذَا	جَآءَكَ	الْمُنٰفِقُوْنَ	قَالُوْا	نَشْهَدُ	اِنَّكَ
جب	آتے ہیں تمہارے پاس	منافقین	(تو) کہتے ہیں	ہم گواہی دیتے ہیں	بیشک آپ

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔

1 ...... ایک مرتبہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک مدینہ طیبہ میں ایک تجارتی قافلہ آپہنچا، یہ بہت تنگی اور مہنگائی کا دور تھا، اس لئے مال ختم ہونے کے ڈر سے چند کے علاوہ بقیہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اس کی طرف بھاگ پڑے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی تربیت فرمائی گئی کہ ایسا کرنا ان کی شان کے لائق نہیں۔

وقفِ لازم

لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ

لَرَسُوْلُ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	اِنَّكَ	لَرَسُوْلُهٗ	وَ
یقیناً اللہ کے رسول (ہیں)	اور	اللہ	جانتا ہے	بیشک تم	ضرور اس کے رسول (ہو)	اور

یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک تم یقیناً اس کے رسول ہو اور

منافقوں کے دو برے کام: قسموں کو ڈھال بنانا اور راہِ خدا سے روکنا

اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ

اللّٰهُ	يَشْهَدُ	اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱﴾ (1)	اِتَّخَذُوْۤا	اَيْمَانَهُمْ
اللہ	گواہی دیتا ہے	بیشک	منافقین	ضرور جھوٹے (ہیں)	انہوں نے بنالیا	اپنی قسموں (کو)

اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق ضرور جھوٹے ہیں ○ اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال

جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾

جُنَّةً (2)	فَصَدُّوْا	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اِنَّهُمْ	سَآءَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾
ڈھال	تو انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	بیشک وہ	کیا ہی برا ہے	جو	وہ عمل کرتے ہیں

بنالیا تو انہوں نے اللہ کے راستے سے روکا بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ○

منافقوں کے برے اعمال کا سبب

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ	كَفَرُوْا	فَطُبِعَ
یہ	(اس) لیے کہ وہ	ایمان لائے	پھر	انہوں نے کفر کیا	تو مہر لگادی گئی

یہ اس لیے ہے کہ وہ (زبان سے) ایمان لائے پھر (دل سے) کافر ہوگئے تو ان کے دلوں پر

منافقوں کے ظاہر و باطن کی منظر کشی

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾ وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾	وَ	اِذَا	رَاَيْتَهُمْ	تُعْجِبُكَ
ان کے دلوں پر	تو وہ	نہیں سمجھتے	اور	جب	تم دیکھتے ہو انہیں	(تو) اچھے لگتے ہیں تجھے

مہر لگادی گئی تو اب وہ سمجھتے نہیں ○ اور جب تم انہیں دیکھتے ہو تو ان کے جسم

1 ...... درست بات کہنے کے باوجود منافقوں کو جھوٹا اس لیے کہا گیا کہ وہ زبان سے تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ کا رسول کہتے تھے لیکن دل میں اس کے خلاف عقیدہ رکھتے تھے۔ 2 ...... منافقین کی عادت تھی کہ جہاں کہیں اپنا مؤاخذہ ہونے کا خطرہ محسوس کرتے تو فوراً قسم کھالیتے تاکہ مؤاخذہ سے بچ جائیں، یوں یہ اپنی قسموں کو مؤاخذہ سے بچنے کے لئے بطورِ ڈھال استعمال کرتے تھے اور عملی طور پر ان کا حال یہ تھا کہ شکوک و شبہات پیدا کر کے لوگوں کو دینِ اسلام میں داخل ہونے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے سے روکتے تھے۔

منافقوں کا ناگوار بات سن کر حاضری سے تکبر

اَجْسَامُهُمْؕ وَ اِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْؕ كَاَنَّهُمْ

كَاَنَّهُمْ	لِقَوْلِهِمْ	تَسْمَعْ	یَّقُوْلُوْا	اِنْ	وَ	اَجْسَامُهُمْ(1)
گویا کہ وہ	ان کی بات کو	(تو) تم غور سے سنو گے	وہ بات کریں	اگر	اور	ان کے اجسام

تجھے اچھے لگتے ہیں اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی بات غور سے سنو گے (حقیقتاً وہ ایسے ہیں) جیسے وہ

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌؕ یَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْهِمْؕ هُمُ

هُمُ	عَلَیْهِمْ	كُلَّ صَیْحَةٍ	یَحْسَبُوْنَ	خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ
وہ	اپنے خلاف	ہر بلند ہونے والی آواز (کو)	وہ سمجھتے ہیں	دیوار کے سہارے کھڑی لکڑیاں (ہیں)

دیوار کے سہارے کھڑی کی ہوئی لکڑیاں ہیں، وہ ہر بلند ہونے والی آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھ لیتے ہیں، وہی

منافقوں کی مغفرت سے گریز

الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ٘ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ④ وَ اِذَا

اِذَا	وَ	یُؤْفَكُوْنَ ④	اَنّٰى	اللّٰهُ	قٰتَلَهُمُ	فَاحْذَرْهُمْ	الْعَدُوُّ
جب	اور	وہ اوندھے جاتے ہیں	کہاں	اللہ	مارے انہیں	تو بچو ان سے	دشمن (ہیں)

دشمن ہیں تو ان سے محتاط رہو، اللہ انہیں مارے، یہ کہاں اوندھے جاتے ہیں؟ ○ اور جب

قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا

لَوَّوْا	رَسُوْلُ اللّٰهِ	لَكُمْ	یَسْتَغْفِرْ	تَعَالَوْا(2)	لَهُمْ	قِیْلَ
(تو) وہ گھما لیتے ہیں	اللہ کا رسول	تمہارے لیے	معافی چاہے	آؤ	ان سے	کہا جائے

ان سے کہا جائے کہ آؤ تاکہ اللہ کے رسول تمہارے لیے معافی چاہیں تو وہ اپنے سر

رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَ هُمْ

هُمْ	وَ	یَصُدُّوْنَ	رَاَیْتَهُمْ	وَ	رُءُوْسَهُمْ
وہ	اور	وہ منہ پھیر لیتے ہیں	تم دیکھو گے انہیں	اور	اپنے سر

گھما لیتے ہیں اور تم انہیں دیکھو گے کہ تکبر کرتے ہوئے

1 ...... مشہور منافق عبد اللہ بن ابی صحت مند، خوبرو اور خوش بیان آدمی تھا اور اس کے ساتھی بھی تقریباً ایسے ہی تھے، ان کی جسمانی حالت دیکھ کر اور گفتگو سن کر لوگ تعجب کیا کرتے تھے۔ یہاں آیت میں ان منافقوں کی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ ان کے اجسام دیکھ کر اور کلام سن کر اگرچہ لوگ متعجب ہوتے ہیں لیکن در حقیقت یہ دیوار کے سہارے کھڑی لکڑیوں کی طرح ہیں کہ جس طرح یہ پھلنے پھولنے کی صلاحیت سے محروم اور بے جان ہیں اسی طرح ان منافقوں میں نہ ایمان کی روح ہے اور نہ ہی اپنا انجام سوچنے والی عقل ہے۔ 2 ...... عبد اللہ بن ابی منافق نے غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی کے موقع پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ ←

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ	اَسْتَغْفَرْتَ	لَهُمْ	اَمْ
تکبر کرنے والے (ہیں)	برابر (ہے)	ان پر	(کہ) تم استغفار کرو	ان کیلئے	یا

منہ پھیر لیتے ہیں ۝ ان کے حق میں برابر ہے کہ تم ان کے لیے استغفار کرو یا

لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي

لَمْ تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	لَنْ يَّغْفِرَ	اللّٰهُ	لَهُمْ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَهْدِي
استغفار نہ کرو	ان کیلئے	ہرگز نہیں بخشے گا	اللہ	ان کو	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

ان کے لیے استغفار نہ کرو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا، بیشک اللہ نافرمانوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۶ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۶	هُمُ	الَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	لَا تُنْفِقُوْا	عَلٰى مَنْ
نافرمان لوگوں (کو)	وہ	وہ لوگ ہیں جو	کہتے ہیں	تم خرچ نہ کرو	(ان) پر جو

ہدایت نہیں دیتا ۝ وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	حَتّٰى	يَنْفَضُّوْا	وَ	لِلّٰهِ
اللہ کے رسول کے پاس (ہیں)	یہاں تک کہ	وہ اِدھر اُدھر ہو جائیں	اور (حالانکہ)	اللہ ہی کی (ملکیت ہیں)

رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ ادھر ادھر ہو جائیں حالانکہ آسمانوں اور

خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷ يَقُوْلُوْنَ

خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ لٰكِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷	يَقُوْلُوْنَ
آسمانوں اور زمین کے خزانے	لیکن	منافقین	نہیں سمجھتے	وہ کہتے ہیں

زمین کے خزانے اللہ ہی کی ملک ہیں مگر منافق سمجھتے نہیں ۝ وہ کہتے ہیں:

عبد اللہ بن اُبی منافق کا طعن اور اسے جواب

منافقوں کا گستاخی کرنا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخانہ اور بیہودہ کلمات کہے اور وقتی طور پر قسم کھا کر مؤاخذے سے بچ گیا۔ پھر جب اس کا جھوٹ ظاہر ہوا تو اسے کہا گیا: حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر استغفار کی درخواست کر۔ یہ سن کر اس نے گردن پھیری اور کہنے لگا: تم نے کہا: ایمان لا تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا: زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفٰی صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو سجدہ کروں۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

1 ...... منافقوں کو حضورِ اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے استغفار سے کوئی فائدہ نہ پہنچنے اور ان کی کبھی مغفرت نہ ہونے کا اہم سبب یہ ہے کہ یہ لوگ کفرو

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَىِٕنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا

لَىِٕنْ	رَّجَعْنَاۤ	اِلَى الْمَدِیْنَةِ	لَیُخْرِجَنَّ (1)	الْاَعَزُّ	مِنْهَا
ضرور اگر	ہم لوٹ کر گئے	مدینہ کی طرف	(تو) ضرور نکال دے گا	بڑی عزت والا	اس سے

قسم ہے اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نہایت ذلت والے کو

الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ

الْاَذَلَّ	وَ	لِلّٰهِ	الْعِزَّةُ	وَ	لِرَسُوْلِهٖ	وَ
نہایت ذلت والے (کو)	اور	اللہ کیلئے (ہے)	عزت	اور	اس کے رسول کیلئے	اور

نکال دے گا حالانکہ عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور

لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۠ ﴿۸﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

لِلْمُؤْمِنِیْنَ	وَلٰكِنَّ	الْمُنٰفِقِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
ایمان والوں کیلئے	لیکن	منافقین	نہیں جانتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو معلوم نہیں ○ اے ایمان والو!

لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ

لَا تُلْهِكُمْ	اَمْوَالُكُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُكُمْ (2)	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
غافل نہ کردیں تمہیں	تمہارے مال	اور	نہ	تمہاری اولاد	اللہ کے ذکر سے

تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں

وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾

وَ	مَنْ	یَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾
اور	جو	کرے گا	یہ	تو یہ لوگ	وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)

اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ○

مال اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں

ع ۱۴

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نفاق میں راسخ ہوچکے تھے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ کفر و نفاق پر قائم رہیں گے۔

1 ......یہ بات عبد اللہ بن ابی نے کہی؛ بڑی عزت والے سے اس نے اپنی ذات مراد لی اور نہایت ذلیل سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے نفوسِ قدسیہ مراد لیے تھے۔ یہاں اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ عزت تو اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو معلوم نہیں، اگر وہ یہ بات جانتے تو ایسا کبھی نہ کہتے۔ 2 ......دنیا میں انسان کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی دو چیزیں ہیں، مال

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

موت سے پہلے پہلے راہِ خدا میں خرچ کرلینے کا حکم

وَ اَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ

وَ	اَنۡفِقُوۡا	مِنۡ مَّا	رَزَقۡنٰكُمۡ	مِّنۡ قَبۡلِ	اَنۡ
اور	خرچ کرو	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	(اس سے) پہلے	کہ

اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا اس سے اس وقت سے پہلے پہلے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرلو کہ

یَّاۡتِیَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ فَیَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡلَاۤ

یَّاۡتِیَ	اَحَدَكُمُ	الۡمَوۡتُ (1)	فَیَقُوۡلَ	رَبِّ	لَوۡلَاۤ
آجائے	تم میں کسی ایک (کو)	موت	تو وہ کہنے لگے	اے میرے رب	کیوں نہیں

تم میں کسی کو موت آئے تو کہنے لگے، اے میرے رب! تو نے مجھے

اَخَّرۡتَنِیۡۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنۡ

اَخَّرۡتَنِیۡۤ	اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیۡبٍ	فَاَصَّدَّقَ	وَ	اَكُنۡ
تو نے مہلت دی مجھے	تھوڑی مدت تک	تو میں صدقہ دیتا	اور	ہو جاتا

تھوڑی سی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالحین میں سے

موت اپنے وقت سے پیچھے نہ ہٹے گی

مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰﴾ وَ لَنۡ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفۡسًا اِذَا

مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰﴾	وَ	لَنۡ یُّؤَخِّرَ	اللّٰهُ	نَفۡسًا	اِذَا
نیک لوگوں میں سے	اور	ہرگز مہلت نہ دے گا	اللّٰه	کسی جان (کو)	جب

ہو جاتا ○ اور ہرگز اللّٰه کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب

جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَ اللّٰهُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۱﴾ ع

ع ۲ ۱۴

جَآءَ	اَجَلُهَا (2)	وَ	اللّٰهُ	خَبِیۡرٌۢ	بِمَا	تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۱﴾
آجائے	اس کی مدت	اور	اللّٰه	خوب خبردار (ہے)	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو

اس کا مقررہ وقت آجائے اور اللّٰه تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور اولاد اس لئے یہاں صرف انہی دو کا نام لیا گیا ورنہ اس میں ہر وہ چیز داخل ہے جو یادِ الٰہی سے غافل کرے۔

1 ...... یہاں موت آجانے سے مراد موت کے آثار کا مشاہدہ کرنا ہے اور آیت سے مراد یہ ہے کہ موت کے آثار ظاہر ہونے سے پہلے پہلے اپنے مالوں میں واجب صدقات ادا کردو ورنہ موت کے بعد سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ 2 ...... انسان خواہ اطاعت گزار ہو یا نافرمان، چھوٹا ہو یا بڑا، جب اس کی عمر کا آخری وقت آجائے گا تو اللّٰہ تعالیٰ اسے ہرگز مہلت نہ دے گا لہٰذا جو نیک کام کرنا ہے وہ آخری وقت آنے سے پہلے پہلے ہی کرنا ہوگا اور آخری وقت چونکہ

آیات:18 | رکوع:02

سُوْرَةُ التَّغَابُن مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح، سلطنت اور قدرت کا بیان

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ

يُسَبِّحُ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	لَهُ
پاکی بیان کرتا ہے	اللہ کی	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اسی کی

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اسی کی

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ①

الْمُلْكُ	وَ	لَهُ	الْحَمْدُ	وَ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ①
بادشاہت (ہے)	اور	اسی کیلئے	تمام تعریفیں (ہیں)	اور	وہ	ہر چیز پر	خوب قادر (ہے)

بادشاہت ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے○

قدرتِ الٰہی کے مظاہر

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ

هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	فَمِنْكُمْ	كَافِرٌ	وَّ	مِنْكُمْ	مُّؤْمِنٌ (1)
وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں	تو تم میں سے (کوئی)	کافر	اور	تم میں سے (کوئی)	مومن (ہے)

وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی مسلمان ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی کو معلوم نہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہمارا ہر لمحہ نافرمانی سے محفوظ ہو اور نیک اعمال کی کثرت ہو تاکہ موت کے وقت حسرت نہ ہو۔

1 ...... اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے بس اور مجبور نہیں بنایا بلکہ اسے عمر کے آخری حصے تک یہ اختیار دیا ہے کہ وہ کفر اور ایمان میں یونہی اچھے اور برے اعمال میں سے جسے چاہے اختیار کرے، لہٰذا کسی کا کافر یا مسلمان ہونا یونہی نیک یا گناہگار ہونا اس کے اپنے اختیار سے ہے اور جو کچھ انسان نے اپنے اختیار سے کرنا تھا اس کا اللہ تعالیٰ کو ازل سے ہی علم تھا اور اسی کے موافق لوحِ محفوظ میں اور ماں کے پیٹ میں فرشتے نے لکھا ہے۔

وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٢ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ۝٢	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب دیکھنے والا (ہے)	اس نے پیدا کیا	آسمانوں	اور

اور اللہ تمہارے کام خوب دیکھ رہا ہے ۝ اس نے آسمان اور زمین

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ

الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	وَ	صَوَّرَكُمْ	فَاَحْسَنَ	صُوَرَكُمْ (1)
زمین (کو)	حق کے ساتھ	اور	اس نے صورتیں بنائیں تمہاری	تو اچھا کیا	تمہاری صورتوں (کو)

حق کے ساتھ بنائے اور تمہاری صورتیں بنائیں تو تمہاری اچھی صورتیں بنائیں

علمِ الٰہی کی شان

وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝٣ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

وَ	اِلَيْهِ	الْمَصِيْرُ ۝٣	يَعْلَمُ (2)	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ
اور	اسی کی طرف	پھرنا (ہے)	وہ جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور

اور اسی کی طرف پھرنا ہے ۝ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور

يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

يَعْلَمُ	مَا	تُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	تُعْلِنُوْنَ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ
وہ جانتا ہے	جو	تم چھپاتے ہو	اور	جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)

وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو، اور اللہ دلوں کی بات

سابقہ کفار کے انجام و عذاب اور اس کے سبب کی طرف اشارہ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؗ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٤	اَلَمْ يَاْتِكُمْ	نَبَؤُا الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَبْلُ
سینوں کی (بات) کو	کیا نہیں آئی تمہارے پاس	ان لوگوں کی خبر جنہوں نے	کفر کیا	پہلے

خوب جانتا ہے ۝ کیا تمہارے پاس تم سے پہلے لوگوں کی خبر نہ آئی جنہوں نے کفر کیا

1 ..... انسانی صورت بہترین صورت ہے، اسے بگاڑنا حرام ہے، لہٰذا ناک کان کاٹنا، چہرے پر راکھ وغیرہ مل کر صورت بگاڑنا، مردوں کو عورت کی شکل یا عورتوں کو مردوں کی شکل بنانا حرام ہے۔ 2 ..... اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا عالَم یہ ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز جانتا ہے، لوگوں کی نیتوں، دلی ارادوں اور اعمال کو بھی جانتا ہے، ان کے ظاہری اور پوشیدہ کاموں حتی کہ صرف خیال میں رہنے والی چیزوں کی بھی خبر رکھتا ہے، اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے اور اس سے حیا کرنے کیلئے یہی عقیدہ کافی ہے۔

فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤ ذٰلِكَ

فَذَاقُوْا	وَبَالَ اَمْرِهِمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤	ذٰلِكَ
توانہوں نے چکھ لیا	اپنے کام کا وبال	اور	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	یہ

اور اپنے کام کا وبال چکھ لیا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے○ یہ

بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا

بِاَنَّهٗ	كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ [1]	فَقَالُوْۤا
(اس) لیے کہ	آتے تھے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	تو وہ کہتے

اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو وہ کہتے:

اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا٘ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى

اَبَشَرٌ [2]	يَّهْدُوْنَنَا	فَكَفَرُوْا	وَ	تَوَلَّوْا	وَّ	اسْتَغْنَى
کیا آدمی	ہدایت دیں گے ہمیں	توانہوں نے کفر کیا	اور	منہ پھیر لیا	اور	بے پروائی فرمائی

کیا آدمی ہماری رہنمائی کریں گے تو انہوں نے کفر کیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے

اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ⑥ زَعَمَ الَّذِيْنَ

اللّٰهُ	وَ	اللّٰهُ	غَنِيٌّ	حَمِيْدٌ ⑥	زَعَمَ	الَّذِيْنَ
اللہ (نے)	اور	اللہ	بے پروا	حمد کے لائق (ہے)	گمان کرلیا	ان لوگوں نے جنہوں نے

بے پروائی فرمائی اور اللہ بے پروا، ہر حمد کے لائق ہے○ کافروں نے

منکرینِ بعثت کو جواب اور تنبیہ

كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ

كَفَرُوْۤا	اَنْ	لَّنْ يُّبْعَثُوْا	قُلْ	بَلٰى	وَرَبِّيْ
کفر کیا	کہ	انہیں ہرگز نہ اٹھایا جائے گا	تم کہو	کیوں نہیں	میرے رب کی قسم

گمان کرلیا کہ انہیں ہرگز دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، تم فرماؤ: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم،

1 ...... ہر رسول عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو معجزہ ضرور دیا گیا البتہ کسی کو ایک اور کسی کو زیادہ معجزات عطا کئے گئے اور ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ معجزے عطا ہوئے۔

2 ...... کافروں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا، یہ ان کی بے عقلی اور نافہمی کی انتہاء ہے کہ انہوں نے بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا جبکہ پتھروں کو خدا تسلیم کرلیا۔ عام محاورہ میں یعنی بے ادبی کے انداز میں انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو بشر کہہ کر پکارنا حرام اور کفار کا طریقہ ہے۔

لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَ

لَتُبْعَثُنَّ	ثُمَّ	لَتُنَبَّؤُنَّ	بِمَا	عَمِلْتُمْ	وَ
ضرور تمہیں اٹھایا جائے گا	پھر	ضرور تمہیں بتادیا جائے گا	جو	تم نے عمل کیا	اور

تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر ضرور تمہارے اعمال تمہیں بتادیئے جائیں گے اور

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۷﴾ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ

ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	یَسِیْرٌ ﴿۷﴾	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ
یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	تو ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	اور

یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور

النُّوْرِ الَّذِیْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۸﴾

النُّوْرِ (1)	الَّذِیْۤ	اَنْزَلْنَا	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِیْرٌ ﴿۸﴾
(اس) نور (پر)	جو	ہم نے اتارا	اور	اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خوب خبردار (ہے)

اس نور پر جو ہم نے اتارا اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے ○

یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ

یَوْمَ	یَجْمَعُكُمْ	لِیَوْمِ الْجَمْعِ (2)	ذٰلِكَ	یَوْمُ التَّغَابُنِ
(جس) دن	(اللہ) اکٹھا کرے گا تمہیں	جمع ہونے کے دن میں	وہ	ہار ظاہر ہونے کا دن (ہے)

جس دن وہ جمع ہونے کے دن میں تمہیں اکٹھا کرے گا۔ وہ دن (ہارنے والوں کی) ہار ظاہر ہونے کا دن ہے

وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ یَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ

وَ	مَنْ	یُّؤْمِنْ	بِاللّٰهِ	وَ	یَعْمَلْ	صَالِحًا	یُّكَفِّرْ	عَنْهُ
اور	جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور	وہ عمل کرے	اچھا، نیک	(اللہ) مٹادے گا	اس سے

اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں

توحید و رسالت اور قرآن پر ایمان لانے کا حکم

روزِ قیامت باعمل مسلمانوں کا صلہ اور کفار کی سزا

1 ...... یہاں نور سے مراد قرآنِ پاک ہے، اسے نور اس لیے فرمایا گیا کہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہدایت و گمراہی میں فرق واضح ہو جاتا ہے۔ 2 ...... جمع ہونے کے دن سے مراد قیامت کا دن ہے جس میں سب اولین و آخرین جمع ہوں گے اور یہ وہ دن ہوگا جس میں کفار کی محرومی اور مسلمانوں کی کامیابی پورے طور پر ظاہر ہو گی، کفار اپنی شکست اور ناکامی کا اقرار کرلیں گے، جبکہ اعمالِ صالحہ کے پابند مومنین کی برائیاں مٹادی جائیں گی اور جنت کے نعمتوں بھرے باغات میں ہمیشہ کی زندگی کیلئے داخل کردیا جائے گا جو یقیناً حقیقی اور بڑی کامیابی ہے۔

سَیِّاٰتِهٖ وَ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

سَیِّاٰتِهٖ	وَ	یُدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
اس کی خطائیں	اور	داخل کرے گا اسے	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

مٹادے گا اور اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،

خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝٩ وَ الَّذِیْنَ

خٰلِدِیْنَ	فِیْهَاۤ	اَبَدًا	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝٩	وَ	الَّذِیْنَ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	یہی	بہت بڑی کامیابی (ہے)	اور	وہ لوگ جنھوں نے

وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے ○ اور جنھوں نے

كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِیْنَ

كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَاۤ	اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	خٰلِدِیْنَ [1]
کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے

کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہ لوگ آگ والے ہیں، ہمیشہ اس میں

فِیْهَا ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝١٠ ع مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ اِلَّا

فِیْهَا	وَ	بِئْسَ	الْمَصِیْرُ ۝١٠	مَاۤ اَصَابَ	مِنْ مُّصِیْبَةٍ [2]	اِلَّا
اس میں	اور	کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	نہیں پہنچتی	کوئی مصیبت	مگر

رہیں گے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ ہر مصیبت اللہ کے حکم سے ہی

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ یَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ

بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	مَنْ	یُّؤْمِنْۢ	بِاللّٰهِ	یَهْدِ	قَلْبَهٗ
اللہ کے حکم سے	اور	جو	ایمان لائے	اللہ پر	اللہ ہدایت دے گا	اس کے دل (کو)

پہنچتی ہے اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیدے گا

مصیبت اور ہدایت سے متعلق قانونِ الٰہی

الثلثۃ ع ۱ ۱۵

1...... جہنم میں ہمیشہ رہنا صرف کفار کے لئے ہے اور جو گناہگار مومن داخلِ جہنم ہو گا وہ اس میں ہمیشہ نہ رہے گا بلکہ رحمتِ الٰہی، یا کسی کی شفاعت کے صدقے یا گناہوں کی کچھ سزا پاکر جہنم سے بالآخر نکال لیا جائے گا۔ 2...... یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی اور اس بات پر ہمارا ایمان جتنا پختہ ہو گا اتنا ہی مصائب و آلام میں صبر کرنا آسان ہو گا۔ نیز یاد رہے کہ بعض مصیبتیں ہمارے گناہوں کی شامت کے سبب بھی آتی ہیں جیسا کہ سورہ شوریٰ کی آیت نمبر 30 میں بیان ہوا، مصائب و آلام کے وقت اس پہلو کو سامنے رکھنے سے بھی دل کو تسلی ملے گی اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بھی بنے گا۔

اطاعتِ رسول کا حکم اور روگردانی کرنے والوں کو تنبیہ

وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا

وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾	وَ	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوا
اور	اللہ	ہر چیز کو	خوب جاننے والا (ہے)	اور	تم حکم مانو	اللہ (کا)	اور	حکم مانو

اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ○ اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۲﴾

الرَّسُوْلَ	فَاِنْ	تَوَلَّیْتُمْ	فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا	الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۲﴾
رسول (کا)	پھر اگر	تم نے منہ پھیر لیا	تو ہمارے رسول پر صرف	صاف پہنچادینا (لازم ہے)

حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو (جان لو کہ) ہمارے رسول پر صرف صاف صاف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ○

توحید کا بیان اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی تعلیم

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ

اَللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْیَتَوَكَّلِ (1)
اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	اور	اللہ ہی پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر

بیویوں اور اولاد سے متعلق دو ہدایات

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنَّ	مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ
ایمان والے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	بیشک	تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے

بھروسہ کرنا چاہئے ○ اے ایمان والو! بیشک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ

عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ

عَدُوًّا (2)	لَّكُمْ	فَاحْذَرُوْهُمْ	وَ	اِنْ	تَعْفُوْا	وَ	تَصْفَحُوْا	وَ
دشمن (ہیں)	تمہارے	تو تم محتاط رہو ان سے	اور	اگر	تم معاف کرو	اور	درگزر کرو	اور

تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط رکھو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور

1 ......اللہ تعالیٰ پر توکل کی حقیقت یہ ہے کہ اسباب کو اختیار کیا جائے مگر اعتماد اور بھروسہ صرف رب تعالیٰ پر کیا جائے۔

2 ......کچھ اہلِ ایمان کے بیوی بچوں نے بچوں نے ہجرت کرنے سے روکا تھا حالانکہ ہجرت ان پر فرض تھی، اس پر یہ آیت اتری۔ ایسے بیوی بچے اپنے عمل سے دشمن جیسا معاملہ کرتے ہیں کہ فرض کی ادائیگی سے روک کر بندے کی آخرت کو نقصان پہنچاتے ہیں، لہٰذا ایسے معاملات میں ان کی بات نہیں ماننی چاہئے۔

مال اور اولاد ایک آزمائش ہیں

تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ

تَغْفِرُوْا (1)	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾	اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ
بخش دو	تو بیشک	اللہ	بڑا بخشنے والا	بہت مہربان (ہے)	تمہارے مال اور تمہاری اولاد صرف

بخش دو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بہت مہربان ہے ○ تمہارے مال اور تمہاری اولاد

تقویٰ، اطاعت اور راہِ خدا میں خرچ کا حکم

فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا

فِتْنَةٌ (2)	وَ	اللّٰهُ	عِنْدَهٗۤ	اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	مَا
آزمائش (ہیں)	اور	اللہ	اس کے پاس	بڑا ثواب (ہے)	تو ڈرو	اللہ (سے)	جتنی

ایک آزمائش ہی ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا ثواب ہے ○ تو اللہ سے ڈرو جہاں تک

اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِیْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ

اسْتَطَعْتُمْ	وَ	اسْمَعُوْا	وَ	اَطِیْعُوْا	وَ	اَنْفِقُوْا	خَیْرًا	لِّاَنْفُسِكُمْ
تمہیں طاقت ہو	اور	سنو	اور	حکم مانو	اور	خرچ کرو	بہتری (کیلئے)	اپنی جانوں کی

تم سے ہو سکے اور سنو اور حکم مانو اور راہِ خدا میں خرچ کرو یہ تمہاری جانوں کے لیے بہتر ہوگا

وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

وَ	مَنْ	یُّوْقَ	شُحَّ نَفْسِهٖ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾
اور	جسے	بچالیا گیا	اس کے نفس کے لالچ (سے)	تو یہ لوگ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

اور جسے اس کے نفس کے لالچی پن سے بچالیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ○

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا صلہ

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْهُ

اِنْ	تُقْرِضُوا	اللّٰهَ	قَرْضًا حَسَنًا (3)	یُّضٰعِفْهُ
اگر	تم قرض دو	اللہ (کو)	اچھا قرض	(تو) وہ بڑھا دے گا اسے

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے تو وہ تمہارے لیے اسے کئی گنا

1 ...... بیوی بچوں کے قصور معاف کر دینا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ بیوی بچوں سے کوئی قصور واقع ہو تو موقع محل کی مناسبت سے مناسب تنبیہ کریں اور ساتھ ہی ساتھ ان کا قصور معاف بھی کر دیا کریں۔ 2 ...... ویسے تو مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں البتہ اس اعتبار سے آزمائش ہی ہیں کہ کبھی آدمی اُن کی وجہ سے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہو جاتا اور ان میں مشغول ہو کر دین اور آخرت سے غافل ہو جاتا ہے۔ 3 ...... اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دینے سے مراد ہے کہ خوش دِلی اور نیک نیّت کے ساتھ حلال مال سے راہِ خدا میں صدقہ کیا جائے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے قرض سے تعبیر فرمایا ہے

لَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ لا

لَكُمْ	وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	شَكُوْرٌ	حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾
تمہارے لیے	اور	بخش دے گا	تمہیں	اور	اللہ	قدر فرمانے والا	بہت حلم والا (ہے)

بڑھادے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدر فرمانے والا، بہت حلم والا ہے ○

صفاتِ باری تعالیٰ کا بیان

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ع

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ (1)	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾
ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)

وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا، بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○

ع٢ ١٤

آیات: 12 | رکوع: 02

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

طلاق، عدت اور عورت کی رہائش سے متعلق احکام

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	اِذَا	طَلَّقْتُمُ	النِّسَآءَ (2)	فَطَلِّقُوْهُنَّ
اے	نبی	(امت سے فرمادیں کہ) جب	تم طلاق دینا چاہو	عورتوں (کو)	تو طلاق دو انہیں

اے نبی! (امت سے فرمادیں کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تاکہ لوگوں کو صدقہ کی ترغیب ملے۔ 1 ...... عالِمُ الغیب وہ وصف ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، مخلوق میں سے کسی کو "عالِمُ الغیب" نہیں کہہ سکتے، البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاءِ کرام غیب کا علم رکھتے ہیں۔ 2 ...... یہاں عورتوں سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے شوہروں نے حقِ زوجیت ادا کیا ہو اور ان کی عدت حیض سے شمار کی جائے، اگر انہیں طلاق دینی ہو تو ایسے پاکی کے دنوں میں ایک طلاق دیں جن میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو اور عدت گزرنے تک رجوع نہ کریں۔ اسے طلاقِ احسن کہتے ہیں۔

لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ

لِعِدَّتِهِنَّ	وَ	اَحْصُوا (1)	الْعِدَّةَ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ رَبَّكُمْ
ان کے عدت کے وقت (پر)	اور	شمار کرتے رہو	عدت (کو)	اور	ڈرو	اپنے رب اللہ (سے)

انہیں طلاق دو اور عدت کو شمار کرتے رہو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔

لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ

لَا تُخْرِجُوْهُنَّ (2)	مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ	وَ	لَا يَخْرُجْنَ	اِلَّاۤ	اَنْ	يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
تم نہ نکالو انہیں	ان کے گھروں سے	اور	نہ وہ نکلیں	مگر	یہ کہ	وہ ارتکاب کریں کھلی برائی کا

تم عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ کسی صریح برائی کا ارتکاب کریں

وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ

حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے والا ظالم ہے

وَ	تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	وَ	مَنْ	يَّتَعَدَّ	حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَقَدْ
اور	یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	اور	جو	آگے بڑھا	اللہ کی حدوں (سے)	تو بیشک

اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا تو بیشک

ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ

طلاقِ رجعی کی عدّت میں عورت کو گھر سے نہ نکالنے کی حکمت

ظَلَمَ	نَفْسَهٗ	لَا تَدْرِيْ	لَعَلَّ	اللّٰهَ	يُحْدِثُ	بَعْدَ ذٰلِكَ
اس نے ظلم کیا	اپنی جان (پر)	تمہیں معلوم نہیں	شاید	اللہ	پیدا فرمادے	اس کے بعد

اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تم نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا معاملہ

اَمْرًا ۝ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ

عدّت پوری ہونے کا وقت قریب آنے پر شوہر کو دو باتوں کا اختیار

اَمْرًا ۝	فَاِذَا	بَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَاَمْسِكُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ
کوئی معاملہ	تو جب	وہ (نزدیک) پہنچیں	اپنی مدت (کو)	تو تم روک لو انہیں	بھلائی کے ساتھ	یا

پیدا فرمادے ۝ تو جب عورتیں اپنی مدت تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا

رجوع کے وقت دو گواہ بنانے کا حکم

1 ...... عدت کا شمار مرد و عورت دونوں ہی کریں گے البتہ یہاں بطورِ خاص مردوں کو عدت شمار کرنے کا اس لئے فرمایا گیا تا کہ وہ دورانِ عدت رجوع، نان نفقہ اور طلاق و نکاح سے متعلق دیگر احکام کا خیال رکھ سکیں۔ 2 ...... عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنا لازم ہے۔ شوہر کو جائز نہیں کہ طلاق یافتہ کو ایامِ عدت میں گھر سے نکالے اور نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکلنا جائز ہے کیونکہ یہ رہائش محض شوہر کا حق نہیں ہے جو اس کی رضامندی سے ساقط ہو جائے بلکہ یہ شریعت کا حق بھی ہے البتہ عورت اگر فحش بولے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اسے نکالنا جائز ہے کیونکہ وہ ناشزہ یعنی نافرمان عورت کے حکم میں ہے۔

اللہ سے ڈرنے اور اس پر توکل کرنے کا فائدہ

فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا

فَارِقُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ[1]	وَّ	اَشْهِدُوْا	ذَوَیْ عَدْلٍ	مِّنْكُمْ	وَ	اَقِیْمُوا
جدا کردو انہیں	بھلائی کے ساتھ	اور	گواہ بنالو	دوعدل والے	اپنوں میں سے	اور	قائم کرو

انہیں بھلائی کے ساتھ جدا کردو اور اپنوں میں سے دو عادل گواہ بنالو اور اللہ کے لیے

الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ

الشَّهَادَةَ	لِلّٰهِ	ذٰلِكُمْ	یُوْعَظُ	بِهٖ	مَنْ	كَانَ یُؤْمِنُ
گواہی	اللہ کیلئے	یہ	نصیحت کی جاتی ہے	اس سے	(اسے) جو	ایمان رکھتا ہے

گواہی قائم کرو۔ یہ ہے جس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۬ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	مَنْ	یَّتَّقِ	اللّٰهَ	یَجْعَلْ	لَّهٗ
اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	جو	ڈرے	اللہ (سے)	(تو) وہ بنادے گا	اس کیلئے

آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے

مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ

مَخْرَجًا ﴿۲﴾	وَّ	یَرْزُقْهُ	مِنْ حَیْثُ	لَا یَحْتَسِبُ	وَ	مَنْ
نکلنے کا راستہ	اور	وہ روزی دے گا اسے	جہاں سے	اسے گمان نہ ہوگا	اور	جو

نکلنے کا راستہ بنادے گا ﴿۲﴾ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو

یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ

یَّتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	فَهُوَ	حَسْبُهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	بَالِغُ اَمْرِهٖ
بھروسہ کرے	اللہ پر	تو وہ	اسے کافی (ہے)	بیشک	اللہ	اپنا کام پورا کرنے والا (ہے)

اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے،

[1]..... اگر ایک یا دو رجعی طلاقیں دیں اور عورت اپنی عدت کی اختتامی مدت کے قریب پہنچ جائے تو اس وقت شوہر کو اختیار ہے، اگر اس کے ساتھ حسنِ معاشرت اور اچھا سلوک کرتے ہوئے رہنا چاہے تو رجوع کرلے اور دل میں دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ نہ رکھے اور اگر اسے عورت کے ساتھ خوبی اور اچھائی سے گزر بسر کرسکنے کی اُمید نہ ہو تو اس کے حق جیسے مہر وغیرہ ادا کرکے اُس سے جدائی اختیار کرلے اور اسے اس طرح نقصان نہ پہنچائے کہ عدت کے آخر میں رجوع کرلے، پھر طلاق دیدے اور یوں اُس کی عدت دراز کرکے اسے پریشانی میں ڈال دے۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

آئسہ اور حاملہ عورت کی عدت کا بیان

قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ③ وَالّٰٓـِٔيْ

قَدْ	جَعَلَ	اللّٰهُ	لِكُلِّ شَيْءٍ	قَدْرًا ③	وَالّٰٓـِٔيْ
بیشک	مقرر کر رکھا ہے	اللّٰه (نے)	ہر چیز کیلئے	ایک اندازہ	اور وہ عورتیں جو

بیشک اللّٰه نے ہر چیز کیلئے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے ○ اور تمہاری عورتوں میں

يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ

يَئِسْنَ [1]	مِنَ الْمَحِيْضِ	مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ	اِنِ	ارْتَبْتُمْ	فَعِدَّتُهُنَّ
ناامید ہو چکی ہوں	حیض سے	تمہاری عورتوں میں سے	اگر	تمہیں شک ہو	تو ان کی عدت

جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی اور جنہیں

ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ

ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ	وَّالّٰٓـِٔيْ	لَمْ يَحِضْنَ [2]	وَ	اُولَاتُ الْاَحْمَالِ [3]	اَجَلُهُنَّ
تین مہینے (ہے)	اور وہ عورتیں جنہیں	حیض نہیں آیا	اور	حمل والیاں	ان کی (عدت کی) مدت

حیض نہیں آیا ان کی عدت تین مہینے ہے اور حمل والیوں کی عدت کی مدت

اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ

اَنْ	يَّضَعْنَ	حَمْلَهُنَّ	وَ	مَنْ	يَّتَّقِ	اللّٰهَ	يَجْعَلْ	لَّهٗ
یہ (ہے) کہ	وہ جن لیں	اپنا حمل	اور	جو	ڈرے	اللّٰه (سے)	اللّٰه بنادے گا	اس کیلئے

یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں اور جو اللّٰه سے ڈرے اللّٰه اس کے لیے اس کے کام میں

حکمِ الٰہی کی پاسداری کرنے والوں کو اطمینانِ ربانی

مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ④ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَ

مِنْ اَمْرِهٖ	يُسْرًا ④	ذٰلِكَ	اَمْرُ اللّٰهِ	اَنْزَلَهٗ	اِلَيْكُمْ	وَ
اس کے کام سے (میں)	آسانی	یہ	اللّٰه کا حکم (ہے)	اس نے اتارا اسے	تمہاری طرف	اور

آسانی فرمادے گا ○ یہ اللّٰه کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا اور

1 ...... بڑھاپے کی وجہ سے جب حیض منقطع ہو جائے وہ سِنِ ایاس ہے، اور اس عمر میں پہنچی ہوئی عورت کی عدت تین ماہ ہے۔ 2 ...... لڑکی نابالغہ ہو یا اس کے بالغ ہونے کی عمر تو آگئی مگر ابھی حیض نہیں شروع ہوا تو اُن دونوں کی عدت بھی تین ماہ ہے۔ 3 ...... حاملہ عورتوں کی عدت وضعِ حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ نیز وضعِ حمل سے عدت پوری ہونے کے لیے کوئی خاص مدت مقرر نہیں، موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ ایک منٹ بعد ہو۔ یونہی اگر حمل ساقط ہو گیا لیکن بچے کے کچھ اعضا بن چکے ہیں تو عدت پوری ہو گئی اور بچے کے اعضاء بننے سے پہلے حمل ساقط ہوا تو عدت ختم نہیں ہو گی۔

مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُعْظِمْ

مَنْ	يَّتَّقِ	اللّٰهَ	يُكَفِّرْ	عَنْهُ	سَيِّاٰتِهٖ	وَ	يُعْظِمْ
جو	ڈرے	اللہ (سے)	اللہ مٹا دے گا	اس سے	اس کی برائیاں	اور	بڑا کر دے گا

جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس سے اس کی برائیاں مٹا دے گا اور اس کیلئے

دورانِ عدت عورت کی رہائش سے متعلق حکم

لَهٗۤ اَجْرًا ۝٥ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ

لَهٗۤ	اَجْرًا ۝٥	اَسْكِنُوْهُنَّ	مِنْ حَيْثُ	سَكَنْتُمْ	مِّنْ وُّجْدِكُمْ (1)	وَ
اس کے لئے	ثواب	تم رکھو انہیں	جہاں	تم رہتے ہو	اپنی گنجائش کے مطابق	اور

ثواب کو بڑا کر دے گا ۝ عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی گنجائش کے مطابق اور

حاملہ اور دودھ پلانے والی کے اخراجات کے احکام

لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ

لَا تُضَآرُّوْهُنَّ	لِتُضَيِّقُوْا	عَلَيْهِنَّ	وَ	اِنْ	كُنَّ	اُولَاتِ حَمْلٍ
تم تکلیف نہ دو انہیں	کہ تنگی کرو	ان پر	اور	اگر	وہ ہوں	حمل والیاں

انہیں تکلیف نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر وہ حمل والیاں ہوں

فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ

فَاَنْفِقُوْا (2)	عَلَيْهِنَّ	حَتّٰى	يَضَعْنَ	حَمْلَهُنَّ	فَاِنْ
تو خرچ کرتے رہو	ان پر	یہاں تک کہ	وہ جن لیں	اپنا حمل	پھر اگر

تو ان پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ بچہ جن دیں پھر اگر

اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَ اْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ

اَرْضَعْنَ (3)	لَكُمْ	فَاٰتُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	وَ اْتَمِرُوْا	بَيْنَكُمْ
وہ دودھ پلائیں (بچے کو)	تمہارے لیے	تو تم دو انہیں	ان کی اجرت	اور مشورہ کر لو	اپنے درمیان

وہ تمہارے لیے (بچے کو) دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو اور آپس میں اچھے طریقے سے

1 ...... طلاق دی ہوئی عورت کو عدت پوری ہونے تک رہنے کیلئے اپنی حیثیت کے مطابق مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور عدت کے زمانہ میں نفقہ یعنی اخراجات دینا بھی واجب ہے۔ 2 ...... نفقہ جیسے حاملہ عورت کو دینا واجب ہے ایسے ہی غیر حاملہ کو بھی دینا واجب ہے خواہ اسے طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔ 3 ...... بچے کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں، باپ کی ذمہ داری ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پئے، یا باپ فقیر ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہو جاتا ہے، بچے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاقِ رجعی کی عدت میں ہو تو ایسی حالت میں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ

بِمَعْرُوْفٍ (1)	وَ	اِنْ	تَعَاسَرْتُمْ	فَسَتُرْضِعُ	لَهٗۤ
اچھے طریقے سے	اور	اگر	تم آپس میں دشواری سمجھو	توعنقریب دودھ پلادے گی	اس (بچے) کو

مشورہ کرلو اور اگر تم آپس میں دشواری سمجھو تو عنقریب اسے کوئی دوسری عورت

اُخْرٰى ؕ۶ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ

اُخْرٰى ۶	لِيُنْفِقْ	ذُوْ سَعَةٍ	مِّنْ سَعَتِهٖ	وَ
دوسری (عورت)	چاہئے کہ خرچ کرے	(مالی) وسعت والا	اپنی وسعت کے مطابق	اور

دودھ پلادے گی ○ مالی وسعت رکھنے والے کو چاہئے کہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرے اور

مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ

مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ	رِزْقُهٗ	فَلْيُنْفِقْ	مِمَّاۤ	اٰتٰىهُ
جس پر تنگ کیا گیا	اس کا رزق	تو چاہئے کہ وہ خرچ کرے	(اس میں) سے جو	عطا کیا اسے

جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہے تو اسے چاہئے کہ اس میں سے خرچہ دے جو اسے اللّٰہ نے

اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ

اللّٰهُ	لَا يُكَلِّفُ	اللّٰهُ	نَفْسًا	اِلَّا	مَاۤ	اٰتٰىهَا
اللّٰہ (نے)	بوجھ نہیں رکھتا	اللّٰہ	کسی جان (پر)	مگر	(اسی قدر) جتنا	اس نے دیا اسے

دیا ہے، اللّٰہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے،

سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۟ ۷ ع وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

سَيَجْعَلُ	اللّٰهُ	بَعْدَ عُسْرٍ	يُّسْرًا ۷	وَ	كَاَيِّنْ	مِّنْ قَرْيَةٍ
عنقریب کردے گا	اللّٰہ	تنگی کے بعد	آسانی	اور	کتنے ہی	شہر (تھے)

جلد ہی اللّٰہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا ○ اور کتنے ہی شہر تھے

سابقہ قوموں کے انجام کی طرف اشارہ اور مسلمانوں کو نصیحت

ع ١٧

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اسے دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں، عدت کے بعد لینا جائز ہے۔

1 ......دودھ پلانے کی اجرت سے متعلق مرد و عورت آپس میں اچھے طریقے سے مشورہ کرلیں اور یہ خیال رکھیں کہ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے، نہ عورت اِس معاملہ میں سختی کرے، پھر اگر یہ آپس میں معاملہ طے کرنے میں دشواری سمجھیں اور بچے کی ماں کسی دوسری دودھ پلانے والی عورت کی اجرت کے برابر اجرت لینے پر راضی نہ ہو بلکہ زیادہ اجرت کا مطالبہ کرے اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے تو پھر یہ کسی دوسری عورت کا انتظام کرلے۔

عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا

عَتَتْ	عَنْ اَمْرِ	رَبِّهَا	وَ	رُسُلِهٖ	فَحَاسَبْنٰهَا
اس نے سرکشی کی	حکم سے	اپنے رب (کے)	اور	اس کے رسولوں (کے)	تو ہم نے حساب لیا ان سے

جنہوں نے اپنے رب کے اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے

حِسَابًا شَدِیْدًا وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا

حِسَابًا شَدِیْدًا (1)	وَّ	عَذَّبْنٰهَا	عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾ (2)	فَذَاقَتْ	وَبَالَ اَمْرِهَا
سخت حساب	اور	عذاب دیا اسے	برا عذاب	تو اس نے چکھا	اپنے کام کا وبال

سخت حساب لیا اور انہیں برا عذاب دیا ○ تو انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا

وَ كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

وَ	كَانَ	عَاقِبَةُ اَمْرِهَا	خُسْرًا ﴿۹﴾	اَعَدَّ	اللّٰهُ	لَهُمْ
اور	ہوا	اس کے کام کا انجام	خسارہ	تیار کر رکھا ہے	اللہ (نے)	ان کے لیے

اور ان کے کام کا انجام خسارہ ہوا ○ اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب

مع ۱۴

عَذَابًا شَدِیْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۚۛ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ

عَذَابًا شَدِیْدًا	فَاتَّقُوْا	اللّٰهَ	یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	قَدْ
سخت عذاب	تو ڈرو	اللہ (سے)	اے عقل والو	وہ لوگ جو	ایمان لائے	بیشک

تیار کر رکھا ہے تو اللہ سے ڈرو، اے عقل والو جو ایمان لائے ہو، بیشک

حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا مقامِ عظیم اور باعمل مسلمانوں کا صلہ

اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًا ﴿۱۰﴾ ۙ رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْكُمْ

اَنْزَلَ	اللّٰهُ	اِلَیْكُمْ	ذِكْرًا ﴿۱۰﴾ (3)	رَّسُوْلًا	یَّتْلُوْا	عَلَیْكُمْ
اتارا	اللہ (نے)	تمہاری طرف	ذکر، نصیحت	(نیز) رسول (بھیجا)	جو تلاوت کرتا ہے	تم پر

اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتاری ○ (نیز) رسول (بھیجا) جو تم پر اللہ کی روشن آیتیں

1 ...... یہاں سخت حساب سے مراد آخرت کا حساب ہے اور چونکہ اس کا واقع ہونا یقینی ہے اس لئے یہاں اسے ماضی کے صیغہ سے بیان فرمایا گیا۔

2 ...... برے عذاب سے جہنم کا عذاب مراد ہے یا اس سے مراد دنیا میں قحط اور قتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کرنا ہے۔

3 ...... یہاں ذکر سے مراد قرآن ہے اور ایک تفسیر کے مطابق ذکر سے مراد رسولِ کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہیں اور اگلی آیت کے شروع کا لفظ "رسولا" اسی ذکر کی تفسیر ہے۔

اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ	لِّیُخْرِجَ(1)	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
اللہ کی روشن آیتیں	تاکہ وہ نکالے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے

پڑھتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے

الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ

الصّٰلِحٰتِ	مِنَ الظُّلُمٰتِ(2)	اِلَی النُّوْرِ	وَ	مَنْ	یُّؤْمِنْۢ(3)	بِاللّٰهِ	وَ
نیک، اچھے	اندھیروں سے	نور کی طرف	اور	جو شخص	ایمان لائے	اللہ پر	اور

جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور

یَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

یَعْمَلْ	صَالِحًا	یُّدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا
وہ عمل کرے	نیک، اچھا	(تو اللہ) داخل کرے گا اسے	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے

اچھا کام کرے تو اللہ اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَاۤ	اَبَدًا	قَدْ	اَحْسَنَ	اللّٰهُ	لَهٗ
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	بیشک	اچھی رکھی	اللہ (نے)	اس کیلئے

بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، بیشک اللہ نے اس کے لیے اچھی روزی

رِزْقًا ⑪ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ

رِزْقًا ⑪	اَللّٰهُ	الَّذِیْ	خَلَقَ	سَبْعَ سَمٰوٰتٍ	وَّ	مِنَ الْاَرْضِ
روزی	اللہ (وہی ہے)	جس نے	پیدا کیا	سات آسمانوں (کو)	اور	زمینیں

رکھی ○ اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر

قدرتِ الٰہی کے مظاہر

1...... ''ذِکْرًا'' کی دوسری تفسیر کے مطابق یہاں اندھیروں سے نور کی طرف نکالنے کی نسبت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہے، اور یہ یقیناً آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصف بھی ہے کہ لوگوں کو کفر سے ایمان، جہل سے علم اور فسق سے تقویٰ کی طرف نکالتے ہیں۔

2...... یہاں اندھیروں سے مراد کفر و جہالت کے اندھیرے اور نور سے مراد ایمان و علم کا نور ہے۔

3...... یہاں ایمان کا ذکر عملِ صالح سے پہلے ہوا، کیونکہ ایمان عمل پر مقدم ہے۔ یونہی نجات کے لئے ایمان کے ساتھ نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے۔

مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

مِثْلَهُنَّ	يَتَنَزَّلُ	الْاَمْرُ(1)	بَيْنَهُنَّ	لِتَعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ
انہی کے برابر	اترتا ہے	حکم	ان کے درمیان	تاکہ تم جان لو	کہ	اللہ

زمینیں۔حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ

ع ۲ ۱۸

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	قَدْ	اَحَاطَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عِلْمًا ﴿۱۲﴾
ہر چیز پر	خوب قادر (ہے)	اور	یہ کہ	اللہ	بیشک	اس نے گھیرا ہوا ہے	ہر چیز کو	علم (سے)

ہر شے پر خوب قادر ہے اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ○

آیات:12 رکوع:02

سُوْرَةُ التَّحْرِيْم مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

واقعہ تحریم کا بیان

يٰۤاَيُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِیُّ	لِمَ	تُحَرِّمُ(2)	مَاۤ	اَحَلَّ	اللّٰهُ	لَكَ
اے	نبی	کیوں	تم حرام کرتے ہو (اپنے اوپر)	وہ چیز جو	حلال کی	اللہ (نے)	تمہارے لئے

اے نبی! تم اپنی بیویوں کی رضا چاہتے ہوئے اپنے اوپر اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہو

1 ...... آسمان و زمین کے درمیان حکم اترنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ان سب میں جاری اور نافذ ہے۔ 2 ...... اس آیت کا ایک شانِ نزول یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ام المومنین حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں، یوں اُن کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرما رہتے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شدتِ محبت کی وجہ سے یہ بات دیگر ازواجِ مطہرات پر بہت بھاری ہوئی، اُنہوں نے باہمی مشورے سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کچھ عرض کیا تو انہیں راضی کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میں شہد کو اپنے

قسموں کے کفارہ کا بیان

تَبۡتَغِيۡ مَرۡضَاتَ اَزۡوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝١ قَدۡ فَرَضَ

تَبۡتَغِيۡ	مَرۡضَاتَ اَزۡوَاجِكَ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوۡرٌ	رَّحِيۡمٌ ۝١	قَدۡ	فَرَضَ
چاہتے ہوئے	اپنی بیویوں کی رضا	اور	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	بیشک	مقرر فرمادیا

جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ○ بیشک اللہ نے

اللّٰهُ لَكُمۡ تَحِلَّةَ اَيۡمَانِكُمۡ ۚ وَاللّٰهُ مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ وَهُوَ

اللّٰهُ	لَكُمۡ	تَحِلَّةَ اَيۡمَانِكُمۡ (1)	وَ	اللّٰهُ	مَوۡلٰٮكُمۡ	وَ	هُوَ
اللہ (نے)	تمہارے لئے	تمہاری قسموں کا کھولنا	اور	اللہ	تمہارا مددگار (ہے)	اور	وہ

تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر فرمادیا ہے اور اللہ تمہارا مددگار ہے اور وہی

ایک زوجہ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راز کا افشاء

الۡعَلِيۡمُ الۡحَكِيۡمُ ۝٢ وَاِذۡ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعۡضِ اَزۡوَاجِهٖ

الۡعَلِيۡمُ	الۡحَكِيۡمُ ۝٢	وَ	اِذۡ	اَسَرَّ (2)	النَّبِيُّ	اِلٰى بَعۡضِ اَزۡوَاجِهٖ
بہت علم والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اور	جب	خفیہ طور پر کی	نبی (نے)	اپنی بیویوں میں سے ایک سے

بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے ○ اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی کو راز کی ایک بات

حَدِيۡثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتۡ بِهٖ وَاَظۡهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيۡهِ

حَدِيۡثًا	فَلَمَّا	نَبَّاَتۡ	بِهٖ	وَ	اَظۡهَرَهُ	اللّٰهُ	عَلَيۡهِ
ایک بات	پھر جب	اس نے خبر دیدی	اس کی	اور	ظاہر کردیا اسے	اللہ (نے)	اس (نبی) پر

بتائی پھر جب اس نے اس بات کی (دوسری کو) خبر دیدی اور اللہ نے اس بات کو نبی پر ظاہر کردیا

عَرَّفَ بَعۡضَهٗ وَاَعۡرَضَ عَنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَلَمَّا

عَرَّفَ	بَعۡضَهٗ	وَ	اَعۡرَضَ	عَنۡۢ بَعۡضٍ	فَلَمَّا
(تو) اس (نبی) نے جتادیا	اس کا کچھ حصہ	اور	چشم پوشی کی	کچھ حصہ سے	پھر جب

تو نبی نے اس بات کا کچھ حصہ تو جتادیا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اُوپر حرام کرتا ہوں۔اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ 1...... حلال کو اپنے اوپر حرام کرلینا بھی قسم کی ایک قسم ہے اور یہاں قسم کو کھولنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ مقرر دیا ہے۔یا یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد اِنْ شَآءَ اللہ کہا جائے تاکہ اس کے برخلاف کرنے سے قسم شکنی نہ ہو۔ 2...... یہاں بیان کئے گئے واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی ایک زوجہ کو دو چیزوں پر مشتمل راز کی ایک بات بتائی اور اسے کسی کے سامنے ظاہر کرنے سے منع فرمایا، لیکن انہوں نے دوسری زوجہ کو بتادیا۔اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کی خبر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(بقیہ اگلے صفحے پر)

دو ازواجِ مطہرات کو توبہ کی تاکید اور تنبیہ

نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ

نَبَّاَهَا	بِهٖ	قَالَتْ	مَنْ	اَنْۢبَاَكَ	هٰذَا
اس نے خبر دی اس (زوجہ) کو	اس کی	(تو) اس نے عرض کی	کس نے	بتایا آپ کو	یہ

نبی نے اس بیوی کو اس کی خبر دی تو اس نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟

قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۳ اِنْ تَتُوْبَاۤ

قَالَ	نَبَّاَنِيَ	الْعَلِيْمُ	الْخَبِيْرُ ۝۳	اِنْ	تَتُوْبَاۤ
فرمایا	بتایا مجھے	بہت علم والے	بہت خبر رکھنے والے (نے)	(اے نبی کی دونوں بیویو) اگر	تم دونوں توبہ کرو

فرمایا: مجھے بہت علم والے، بہت خبر رکھنے والے نے بتایا ۝ (اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر تم دونوں

اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ

اِلَى اللّٰهِ	فَقَدْ	صَغَتْ	قُلُوْبُكُمَا	وَ	اِنْ
اللہ کی طرف (تو وہ توبہ قبول کرے گا)	پس بیشک	(حق سے کچھ) ہٹ گئے	تم دونوں کے دل	اور	اگر

اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ تمہارے دل ضرور کچھ ہٹ گئے ہیں (تو وہ توبہ قبول کرے گا) اور اگر

تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ

تَظٰهَرَا	عَلَيْهِ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	مَوْلٰىهُ	وَ
تم نے ایک دوسرے کی مدد کی	اس (نبی) پر (کے مقابلے میں)	تو بیشک	اللہ	وہ	اس کا مددگار (ہے)	اور

نبی کے مقابلے میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو تو بیشک اللہ خود ان کا مددگار ہے اور

تمام ازواجِ مطہرات کو تنبیہ اور اچھی بیویوں کے اوصاف

جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝۴ عَسٰى

جِبْرِيْلُ	وَ	صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ (1)	وَ	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	بَعْدَ ذٰلِكَ	ظَهِيْرٌ ۝۴ (2)	عَسٰى
جبریل	اور	نیک ایمان والے	اور	فرشتے	اس کے بعد	مددگار (ہیں)	قریب ہے

جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں ۝ اگر وہ (نبی)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نے اپنی زوجہ کو یہ تو بتادیا کہ تم نے بات ظاہر کر دی ہے لیکن دوسری بات نہ بتائی۔ پھر جب اس کی بھی خبر دی تو انہوں نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟ ارشاد فرمایا: مجھے علیم و خبیر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔ 1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں کے ایسے مددگار ہیں، جیسے بادشاہ رعایا کا مددگار اور مومن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے مددگار ہیں جیسے خدام اور سپاہی بادشاہ کے، لہٰذا اس آیت کی بنا پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں کے حاجت مند ہیں۔ 2 ...... یہاں حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور نیک مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مددگار اور فرشتوں کو ظہیر، یعنی

رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ

رَبُّهٗۤ	اِنْ	طَلَّقَكُنَّ	اَنْ	یُّبْدِلَهٗۤ	اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ (1)
اس کا رب	اگر	وہ (نبی) طلاق دیدے تمہیں	کہ	بدل دے اسے	تم سے بہتر بیویاں

تمہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں تم سے بہتر بیویاں

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ

مُسْلِمٰتٍ	مُّؤْمِنٰتٍ	قٰنِتٰتٍ	تٰٓىٕبٰتٍ	عٰبِدٰتٍ
(جو) اطاعت والیاں	ایمان والیاں	ادب والیاں	توبہ کرنے والیاں	عبادت کرنے والیاں

بدل دے جو اطاعت والیاں، ایمان والیاں، ادب والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار،

سٰٓىٕحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝۵ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا

سٰٓىٕحٰتٍ	ثَیِّبٰتٍ	وَّ	اَبْكَارًا ۝۵	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	قُوْۤا
روزہ رکھنے والیاں	بیاہیاں	اور	کنواریاں (ہوں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم بچاؤ

روزہ دار، بیاہیاں اور کنواریاں ہوں ۝ اے ایمان والو! اپنی جانوں

اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ

اَنْفُسَكُمْ	وَ	اَهْلِیْكُمْ (2)	نَارًا	وَّقُوْدُهَا	النَّاسُ (3)	وَ
اپنی جانوں	اور	اپنے گھر والوں (کو)	آگ (سے)	اس کا ایندھن	آدمی	اور

اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور

الْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ

الْحِجَارَةُ	عَلَیْهَا	مَلٰٓىٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ	لَّا یَعْصُوْنَ	اللّٰهَ
پتھر (ہیں)	اس پر	سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے (مقرر ہیں)	وہ نافرمانی نہیں کرتے	اللہ (کی)

پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) معاون فرمایا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے مددگار ہیں۔ 1 ..... اس آیت میں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو تنبیہ کی گئی کہ اگر رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن ازواج کے تنگ کرنے پر آزردہ ہو کر انہیں طلاق دیدی تو اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے دوسری بہتر بیویاں عطا فرما دے گا۔

2 ..... ہر مسلمان پر اپنی اصلاح کرنا اور اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا لازم ہے، لہٰذا اسے چاہئے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں موجود دیگر ماتحت افراد کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یا دلوائے یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تا کہ وہ سب جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔ 3 ..... یہاں آدمی

روزِ قیامت کفار کی معذرت بیکار ہے

مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦ يٰۤاَيُّهَا

مَآ	اَمَرَهُمْ	وَ	يَفْعَلُوْنَ	مَا	يُؤْمَرُوْنَ ۝٦	يٰۤاَيُّهَا
(اس میں) جو	اس نے حکم دیا انہیں	اور	وہ کرتے ہیں	جو	انہیں حکم دیا جاتا ہے	اے

نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے ۝ اے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَا تَعْتَذِرُوا	الْيَوْمَ	اِنَّمَا تُجْزَوْنَ	مَا
وہ لوگو جنہوں نے	کفر کیا	تم بہانے نہ بناؤ	آج	تمہیں بدلہ دیا جائے گا صرف	(اس کا) جو

کافرو! آج تم بہانے نہ بناؤ، تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو

سچی توبہ کرنے کا حکم اور اس کے فضائل

ع ١٩

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	تُوْبُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ
تم عمل کرتے تھے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم توبہ کرو	اللہ کی طرف

تم کرتے تھے ۝ اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو

تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ

تَوْبَةً نَّصُوْحًا[1]	عَسٰى	رَبُّكُمْ	اَنْ	يُّكَفِّرَ	عَنْكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ	وَ
سچی توبہ	قریب ہے	تمہارا رب	کہ	مٹا دے	تم سے	تمہاری برائیاں	اور

جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے مٹا دے اور

يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ

يُدْخِلَكُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	يَوْمَ
داخل کرے تمہیں	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	(جس) دن

تمہیں ان باغوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں جس دن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے کافر اور پتھر سے بت وغیرہ مراد ہیں اور معنی یہ ہے کہ جہنم کی آگ انتہائی شدید حرارت والی ہے اور اس کا ایندھن لکڑیاں نہیں بلکہ کافر انسان اور پتھر کے بت ہیں۔

1 ...... توبہ نصوح یہ ہے کہ بندہ گناہ سے ایسی سچی توبہ کرے کہ اس کے بعد گناہ کی طرف نہ لوٹے۔ ایسی توبہ بارگاہِ الٰہی میں مطلوب و مقبول ہے۔ آج کے زمانے میں گناہوں کی کثرت ہے، ان سے بچنے اور سچی توبہ کی توفیق پانے کا یہی طریقہ ہے کہ صحیح العقیدہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔

لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ

لَا يُخْزِي	اللّٰهُ	النَّبِيَّ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	نُوْرُهُمْ
رسوانہ کرے گا	اللہ	نبی	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	ان کا نور

اللہ نبی اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے رسوانہ کرے گا، ان کا نور

يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ

يَسْعٰى	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	بِاَيْمَانِهِمْ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ
دوڑتا ہوگا	ان کے آگے	اور	ان کے دائیں	وہ عرض کریں گے	اے ہمارے رب

ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہوگا، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب!

اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اَتْمِمْ	لَنَا	نُوْرَنَا	وَ	اغْفِرْ	لَنَا	اِنَّكَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
پورا کردے	ہمارے لیے	ہمارا نور	اور	بخش دے	ہمیں	بیشک تو	ہر چیز پر

ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے اور ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ۝۸ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ

کفار اور منافقین سے جہاد اور ان پر سختی کرو

قَدِيْرٌ ۝۸	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	جَاهِدِ (1)	الْكُفَّارَ	وَ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ	اغْلُظْ
خوب قادر (ہے)	اے	نبی	جہاد کرو	کافروں	اور	منافقوں (سے)	اور	سختی کرو

خوب قادر ہے ۝ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر

عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۹ ضَرَبَ اللّٰهُ

کفار کے لئے دو عورتوں کی مثال

عَلَيْهِمْ	وَ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ۝۹	ضَرَبَ (2)	اللّٰهُ
ان پر	اور	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور	وہ کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	بنادیا	اللہ (نے)

سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ۝ اللہ نے کافروں کیلئے

1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ حکمت کے تقاضوں کے مطابق اور موقع محل کی مناسبت سے کافروں پر تلوار سے جبکہ منافقوں پر سخت کلامی اور مضبوط دلائل کے ساتھ جہاد فرمائیں اور ان دونوں گروہوں پر سختی کریں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔ 2 ...... یہاں بری عورتوں کی مثال بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح کفر کے ہوتے ہوئے ان عورتوں کو انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے رشتہ داری کام نہ آئی اسی طرح کفار کو کفر کے ہوتے ہوئے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور مسلمانوں سے رشتہ داری کوئی کام نہ آئے گی اور اچھی عورتوں کی مثال بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اگر

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا

مَثَلًا	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوا	امْرَاَتَ نُوْحٍ	وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ	كَانَتَا
مثال	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	کفر کیا	نوح کی بیوی	اور لوط کی بیوی (کو)	وہ دونوں تھیں

نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال بنادیا، وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے

تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا

تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ	فَخَانَتٰهُمَا (1)
ہمارے بندوں میں سے دو صالح بندوں کے تحت (نکاح میں)	تو ان عورتوں نے خیانت کی ان دونوں سے

دو صالح بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان دونوں عورتوں نے ان سے خیانت کی

فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ

فَلَمْ يُغْنِيَا (2)	عَنْهُمَا	مِنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	وَّ	قِيْلَ (3)
تو وہ دونوں کام نہ آئے	ان دونوں (عورتوں) کے	اللہ سے (کے سامنے)	کچھ	اور	فرمادیا گیا

تو وہ (صالح بندے) اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرمادیا گیا کہ

ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝۱۰ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ

ادْخُلَا	النَّارَ	مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝۱۰	وَ	ضَرَبَ	اللّٰهُ
تم دونوں عورتیں داخل ہوجاؤ	آگ (میں)	داخل ہونے والوں کے ساتھ	اور	بنادیا	اللہ (نے)

جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ ○ اور اللہ نے

اہلِ ایمان کے لیے فرعون کی مومنہ بیوی کی مثال

وقفِ لازم

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ

مَثَلًا	لِّلَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ (4)	اِذْ
مثال	ان لوگوں کیلئے جو	ایمان لائے	فرعون کی بیوی (کو)	جب

مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی کو مثال بنادیا جب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مسلمانوں کو راہِ حق میں مظالم برداشت کرنے پڑیں تو اس میں صبر واستقامت سے کام لیں۔ 1 ...... یہاں خیانت سے مراد ایمان کی بجائے کفر اختیار کرکے دین کے معاملے میں خیانت کرنا ہے۔ 2 ...... قیامت کے دن ایمان کے بغیر بزرگوں کی صحبت فائدہ نہیں دے گی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار کے لئے نبی کا رشتہ یا نبی کا نسب کام نہیں آتا۔ 3 ...... یہ بات ان دونوں عورتوں کی موت کے وقت ان سے کہہ دی گئی یا آئندہ قیامت کے دن ان سے کہی جائے گی۔ 4 ...... فرعون کی بیوی کا نام آسیہ تھا، آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئی تھیں۔ فرعون کو معلوم ہوا تو اس نے انہیں سخت سزا دی۔ فرعون کی سختیاں بڑھنے پر آپ رَضِیَ اللّٰہ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

فِي الْجَنَّةِ	بَيْتًا	عِنْدَكَ	لِيْ	رَبِّ ابْنِ	قَالَتْ
جنت میں	ایک گھر	اپنے پاس	میرے لیے	اے میرے رب بنادے	اس نے کہا

اس نے عرض کی، اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا
وَ نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِيْ

نَجِّنِيْ	وَ	مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ	نَجِّنِيْ	وَ
نجات دے مجھے	اور	فرعون اور اس کے عمل سے	نجات دے مجھے	اور

اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے
مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾ لا وَ مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ

مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ	وَ	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾
عمران کی بیٹی مریم	اور	ظالم لوگوں سے

ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما ○ اور عمران کی بیٹی مریم کو (مثال بنادیا)
الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا

مِنْ رُّوْحِنَا	فِيْهِ	فَنَفَخْنَا	فَرْجَهَا	اَحْصَنَتْ	الَّتِيْٓ
اپنی طرف کی روح	اس میں	تو ہم نے پھونکی	اپنی پارسائی کے مقام (کی)	حفاظت کی	جس نے

جس نے اپنے پارسائی کے مقام کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی
وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾ ع

مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾	كَانَتْ	وَ	بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ (1)	صَدَّقَتْ	وَ
فرمانبرداروں میں سے	وہ تھی	اور	اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی	اس نے تصدیق کی	اور

اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی ○

اہلِ ایمان کے لیے حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی مثال

ع ۲ ۵ ۲۰

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنادے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا جنتی مکان ان پر ظاہر فرمادیا جس کی خوشی میں ان پر فرعون کی سختیاں برداشت کرنا آسان ہوگیا۔ پھر عرض کی: مجھے فرعون، اس کے کفر و شرک اور ظلم سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما، چنانچہ ان کی یہ دعا بھی قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی روح قبض فرمالی۔

1 ..... یہاں رب عَزَّوَجَلَّ کی باتوں سے وہ شرعی احکام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے مقرر فرمائے اور کتابوں سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل ہونے والی کتابیں مراد ہیں۔